صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز منگل مورخہ 6 جنوری 2015ء

(بمطابق 14 ربیع الاول 1436 ہجری)

جلد 15 شمارہ 20

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	872
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	874
3۔ اراکین کی رخصت	916
4۔ قاعدہ کا معطل کیا جانا	920
5۔ قرار دادیں	920
6۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	924
7۔ مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا (خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر مجریہ 2015)	930
8۔ مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا (خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015)	930

9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سپیکر و ڈپٹی سپیکر کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات
مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا 930
10۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سپیکر و ڈپٹی سپیکر کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات
مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا 931
11۔ مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا (خیبر پختونخوا سنسٹیو اینڈ ولزیبل
اسٹیبلشمنٹ اینڈ پیلسز سیکورٹی مجریہ 2014) 931
12۔ مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا سنسٹیو اینڈ ولزیبل اسٹیبلشمنٹ اینڈ پلیسز
سیکورٹی مجریہ 2014) 931
13۔ مسودہ قانون کا پاس کیا جانا (خیبر پختونخوا سنسٹیو اینڈ ولزیبل اسٹیبلشمنٹ اینڈ پلیسز
سیکورٹی مجریہ 2014) 935
14۔ ضمیمہ 936

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 06 جنوری 2015ء بمطابق 14 ربیع الاوّل 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر آٹھ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِى ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوۡ يُصَلَّبُوٓاْ أَوۡ تُقَطَّعَ أَيۡدِيهِمۡ وَأَرۡجُلُهُم مِّنۡ خِلَٰفٍ أَوۡ يُنفَوۡاْ مِنَ ٱلۡأَرۡضِۚ ذَٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡيٌ فِى ٱلدُّنۡيَاۖ وَلَهُمۡ فِى ٱلۡأَخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌO إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ مِن قَبۡلِ أَن تَقۡدِرُواْ عَلَيۡهِمۡۖ فَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

(ترجمہ): جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کیلئے بڑا (بھاری) عذاب تیار ہے۔ ہاں جن لوگوں نے اس سے پیشتر کہ تمہارے قابو میں آ جائیں توبہ کر لی تو جان رکھو کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کی وجہ سے تو اسمبلی میں تھوڑی بہار ہوتی ہے نا جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو سر۔ (قہقہے) نہیں نہیں، سر، میرے سارے Colleagues ہیں اور ہر بندہ اپنی جگہ پر اپنے لئے، اپنے لوگوں کیلئے کردار ادا کر رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ اور جو ابھی تلاوت کی گئی جناب سپیکر! یہ آج کل کے حالات کے بالکل مطابق اور آج جو، میں تمام پارٹیوں کا بھی اور تمام اہل پاکستان اور تمام پاکستانیوں کی طرف سے تمام پارٹیوں کی لیڈرشپ کو اور ان کے ارکان اسمبلی کو، ان کی پارٹیوں کو مبارکباد دیتی ہوں کہ آج جو قانون سازی ہوئی ہے قومی اسمبلی میں، تو اس میں، ابھی یہ جو تلاوت ہوئی ہے کہ جس میں لوگ فساد برپا کرنے والے ہیں تو ان کے ساتھ، جو کچھ قران مجید میں بتایا گیا ہے، فرمایا گیا ہے، اس کے مطابق حشر ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے جس بات کیلئے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے، وہ یہ ہے کہ آج ہمارے ایک ہیرو جس نے کہ تین سو بچوں کی جان بچائی، اپنے آپ کو ایک دہشت گرد سے، بم سے اس کی اپنی جان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی لیکن اس نے اپنے تین سو سے زائد ساتھیوں کی جان بچائی۔ جناب سپیکر صاحب! آج شہید پاکستان، اعتزاز کی پہلی برسی ہے، پہلی برسی میں دنیاداری کے حساب سے کہوں گی کیونکہ شہید کبھی مرتا نہیں ہے، وہ زندہ ہوتا ہے اور آج وہ دیکھ رہا ہے کہ اس کی قربانی آگے آگے کیسے رنگ لائی ہے کہ آج اعتزاز سے لے کر اے پی ایس کے بچوں کی جو قربانیاں تھیں، انہوں نے تمام لوگوں کو یکجا اور ایک قوم بنا دیا۔ جناب سپیکر صاحب! میں صرف آپ کے توسط سے یہ ایک گزارش کرنا چاہونگی کہ اگر ہم ان ہیروز کو اپنے نصاب میں جو فرضی کہانیاں ہیں، اگر ان کو نکال کر اپنے نصاب میں ان کو شامل کر لیں، اگر ان کے ناموں کے ساتھ ہم ان کیلئے اپنے نصاب میں کچھ گنجائش کر لیں، ان کے ناموں کے ساتھ، اب جیسے اعتزاز کی جو قربانی ہے جناب سپیکر صاحب! جو کام ایک جرنیل کا، جو کام ایک سپاہی کا، جو کام ایک ایس پی کا ہوتا ہے، وہ آج اعتزاز نے کر دکھایا، جناب سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے آپ سے کہ اگر ہنگو سے لیکر کوہاٹ تک کا روڈ ان کے نام سے منسوب کر دیا جائے، آپ کی گورنمنٹ نے، ہمارے خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ نے سکول اس کے نام پر کیا، ایک

وہاں پر سٹیڈیم بن رہا ہے، وہ اس کے نام سے کیا لیکن جناب سپیکر صاحب! ہم جب تک ان ہیروز کو کیونکہ ہماری Memory بہت Short ہوتی ہے، جو لکھنے میں آجائے وہ صدا یاد رہ جاتا ہے اور جو ہم صرف Verbally باتیں کرتے ہیں تو وہ بھول جاتے ہیں۔ تو اپنے ہیروز کو جو کہ اعتزاز بھی ہے، اے پی ایس کے وہ تمام بچے بھی ہیں کہ جن کی وجہ سے، جن کی قربانیوں کی وجہ سے آج قوم یک جان ہوئی ہے، میں چاہوں گی جناب سپیکر صاحب! آپ سے گزارش کرونگی کہ اگر اعتزاز کیلئے ایک Tribute کے طور پر یہاں سے ایک قرارداد پاس کی جائے Unanimously، تو میں ہاؤس کی بھی مشکور ہونگی اور آپ کی بھی مشکور ہوں گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بالکل، اس میں، ایک منٹ، کل ہم نے Decide کیا تھا، وہ گیس کے حوالے سے اور آج یہ ہے، تو بریک میں آپ لوگ بیٹھ جائیں آپس میں اور ایک جوائنٹ ریزولیوشن بنائیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اور تیسرا آپ کا بھی ہے تو وہ ہم اس طرح کریں گے کہ اس کو Next date کو ان شاء اللہ پیش کریں گے تاکہ ایک دن میں زیادہ نا آجائیں، وہ اس کو کل لیں گے نا۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: ما پکښې جي يو خبره کوله۔ ډيره ښه خبره او کړله ميډم، ما وئيل چې مونږ ورسره د ملالې نوم هم شامل کړو نو بده خبره به نه وی۔

جناب سپیکر: هغه تاسو خپلو کښې کښينئ، هغه چې تاسو بيا څه جوائنټ دغه کوئ نو هغه بيا تاسو په هغې باندې خبره او کړئ جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: جی اچھا، 'کوئسچنز آور' : جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 2130 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ پبی سے کارخانو مارکیٹ پشاور تک ریلوے کی جو زمین پٹڑی کے ساتھ اضافی پڑی ہے، اس پر موٹروے طرز کا روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ نے فیزیبلٹی رپورٹ کی پیمنٹ کر دی ہے؛

(ii) مذکورہ ریلوے حکام نے ابھی تک زمین دینے کا کوئی معاہدہ کیا ہے یا نہیں، اگر نہیں کیا تو کیا یہ رقم ضائع ہونے کا اندیشہ تو نہیں ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ محکمہ ٹرانسپورٹ کے اشتراک سے چمکنی سے کارخانو مارکیٹ تک پٹڑی کے ساتھ فاضل زمین پر سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تاہم یہ سڑک موٹروے کی طرز پر نہیں، بلکہ عام سڑک ہو گی جو تیز رفتار مسافر بس اور ایمبولینس سروس کیلئے مخصوص ہو گی۔

(ب) (i) شیڈول کے مطابق کنسلٹنٹ کو جزوی ادائیگی کر دی گئی ہے، مکمل ادائیگی حتمی فزیبلٹی رپورٹ کی منظوری کے بعد کی جائے گی۔

(ii) ریلوے حکام کے ساتھ زمین کے استعمال کیلئے بات چیت جاری ہے۔ وزارت ریلوے کے ساتھ جناب چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا کی سربراہی میں میٹنگ ہو چکی ہے، ریلوے حکام کا تاحال رویہ مثبت ہے، حتمی فیزیبلٹی رپورٹ تیار ہونے کے بعد ریلوے حکام کو ارسال کی جائے گی جس کی روشنی میں ریلوے حکام سے دوبارہ اعلیٰ سطحی میٹنگ ہو گی جس میں منصوبہ کی حتمی منظوری پر غور ہو گا۔ بڑے منصوبوں پر فیصلہ فیزیبلٹی کی بنیاد پر ہی کیا جاتا ہے جس پر خرچ ہونے والی رقم کو ضائع ہونے سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے پوچھا ہے کہ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ نے فیزیبلٹی رپورٹ کی پیمنٹ کر دی ہے، تو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ شیڈول کے مطابق کنسلٹنٹ کو جزوی ادائیگی کر دی گئی ہے لیکن جز (ii) میں جو ہے وہ مذکورہ ریلوے حکام نے ابھی تک زمین دینے کا کوئی معاہدہ کیا ہے یا نہیں کیا، اگر نہیں کیا تو یہ رقم ضائع ہونے کا اندیشہ تو نہیں ہے؟ جواب انہوں نے دیا ہے کہ ریلوے حکام کے ساتھ زمین کے استعمال کیلئے بات چیت جاری ہے۔ وزارت ریلوے کے ساتھ جناب چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا کی سربراہی میں میٹنگ ہو چکی ہے، ریلوے

حکام کا تا حال رویہ مثبت ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب! میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ اس وقت تک ریلوے، سپیکر صاحب! اگر آپ توجہ دیں، میرا جناب! ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ اس وقت تک ریلوے حکام کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے اور جو فیزیبلٹی کیلئے جزوی رقم ادا کی گئی ہے، کیا یہ رقم اگر خدانخواستہ اللہ نہ کرے معاہدہ نہیں ہوتا ہے تو اس رقم کا کیا بنے گا جو جزوی طوری پر ادا کی گئی ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، یہ کھول لیں۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نلوٹھا صاحب کا سوال جو ہے یہ بہت صحیح ہے اور صوبے کے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ماشاء اللہ منعم خان! آپ بڑے لمبے ہیں تو وہ آپ کے مائیک کا اور آپ کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔

(قہقہے)

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت:</u> اچھا جی، ایسا ہے کہ یہ آپ کا کوئسچن کافی پہلے کوئی چار مہینے ہو چکے ہیں اور ابھی تک ہمارا یہ انویسٹمنٹ والوں سے چھٹی میٹنگ ہوئی ہے اور چیف سیکرٹری صاحب نے بھی ان سے میٹنگ کی ہوئی ہے ریلوے منسٹر صاحب سے اور ابھی ان شاء اللہ یہ 23 دسمبر کو ایک میٹنگ ہوئی تھی سی ایم صاحب کی سربراہی میں تو اس نے بتایا کہ میرے لئے یہ سی ایم صاحب کی میٹنگ Arrange ہو رہی ہے اس منسٹر صاحب کے ساتھ اور ان شاء اللہ یہ ہو جائے گی۔ اس نے مثبت جواب دیا ہے اور یہ ان شاء اللہ یہ 25 کلو میٹر روڈ ان شاء اللہ چمکنی سے کارخانو تک بن جائے گا اور یہ موٹروے نہیں ہوگا، یہ موٹروے جیسے، مطلب یہ ہے کہ ایمبولینس اور یہ جو Rapid والا جو تیز بس جائے گا اس سائڈ تاکہ اور ٹرانسپورٹ والوں کو تکلیف نہ ہو اس کیلئے اور اس میں کچھ تقریباً تقریباً گی بات، آپ تو پریشان ہوتے ہیں، ہم آپ کو Facts & figure بتاتے ہیں، دو کروڑ گیارہ لاکھ روپے فیزیبلٹی کیلئے ہیں، اس میں 58 فیصد اس کو ادائیگی ہو چکی ہے لیکن اگر ہم یہ سوچیں کہ یہ ضائع ہو جائے گا یا نہیں ہو جائے گا تو پھر ہم کیسے مسئلے حل کریں گے؟ یہ تو Risk لینا ہوتا ہے۔ فیزیبلٹی رپورٹ، آپ کو پتہ ہے کہ جب فیزیبلٹی رپورٹ نہ ہو تو اس پر کوئی کام نہیں ہو سکتا، تو خدا کرے اور آپ بھی کوشش کریں کیونکہ آپ لوگوں سے بات ہے، مرکز سے بات ہے، آپ ہمارا ساتھ دیں اور آپ چلے جائیں، ان شاء اللہ یہ کام بہت جلد ہو جائے گا۔ ابھی تک جواب جو آ رہا ہے، وہ مثبت میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ستار صاحب، نلوٹھا صاحب کی۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر! بہت اہم سوال ہے، اس پر ہمیں تو بتایا گیا تھا پورے صوبے میں بلکہ ہمارے سی ایم صاحب نے اس پر میٹنگ بھی کی تھی اور خیبر پختونخوا کے لوگوں کو یہ خوشخبری دی تھی کہ جس طرح پنجاب میں ایک میٹرو بس بن رہا ہے، اس طرز کا اسی Route پر ایک میٹرو بس بنے گا لیکن آج فلور آف دی ہاؤس اس سوال میں انہوں نے ایڈمٹ کیا کہ یہ Simple ایک سڑک ہے تو یہ تضاد ہے اس میں، اس کو کلیئر کیا جائے کہ میٹرو ہے یا عام سڑک ہے؟

جناب سپیکر: جی، منعم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: ان شاء اللہ کچھ میٹرو ہوگا اور کچھ نیچے ہوگا، (قہقہے) ایسا ہے کہ اس میں جہاں پر سٹیشن آتے ہیں، ریلوے سٹیشن، تو ادھر ہم صرف Pillars لگائیں گے اس کے اوپر مطلب ہے کہ آپ کی وہی سوچ ہے نا، تو یہ میٹرو نہیں ہوگا، میٹرو کا اور منصوبہ ہے، یہ دوسرا ہوگا۔ صرف یہ آپ کے جو ذہن میں آرہا ہے، یہ وہ ہے کہ سٹیشن کے ساتھ میٹرو ہوگا۔

جناب سپیکر: جی Next۔ مفتی سید جانان صاحب، 2131، مفتی صاحب! مفتی صاحب! میرے خیال میں آپ کے میرے سیکرٹریٹ کے ساتھ بہت، آپ کے اور دونوں مفتیوں کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔

* 2131 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر معدنیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر ملاکنڈ کی اطراف میں زمرد و دیگر قیمتی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ علاقوں میں معدنیات، بالخصوص زمرد کی کتنی کان ہیں اور ان سے سالانہ کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے؛

(ii) ان ذخائر کا ٹھیکیدار کون ہے اور اس آمدنی سے کتنا حصہ علاقے کے عوام کی فلاح وہ بہبود پر خرچ کیا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) دیر ملاکنڈ کی اطراف میں زمرد و دیگر قیمتی پتھر، معدنیات نہیں پائے جاتے، البتہ ملاکنڈ ڈویژن کے اضلاع سوات اور شانگلہ میں پائے جاتے ہیں۔

(ب) (i) ضلع سوات میں زمرد کی دو کانیں واقع ہیں جس میں ایک کان مینگورہ اور دوسری شموزئی میں واقع ہے جبکہ تیسری کان بمقام گجر کلی ضلع شانگلہ میں واقع ہے۔ مذکورہ کانوں میں سے صرف ایک کان واقع مینگورہ سوات پر کام ہو رہا ہے جس کو محکمہ نے مبلغ 102.40 ملین روپے پر نیلام کیا ہے اور مورخہ 06-12-2010 سی ایم ایس فضل کریم اینڈ کمپنی کو دس سال کیلئے پٹہ پر دیا ہوا ہے۔ اس سے سالانہ 10.24 ملین روپیہ صوبائی حکومت کو آکشن منی کی صورت میں آمدن ہو رہی ہے جبکہ زمرد کان واقع شموزئی ضلع سوات کو مبلغ 10.2 ملین روپیہ میں مسمی بخت روان کو نیلامی میں دس سال کیلئے مورخہ 11-7-2012 سے پٹے پر دیا گیا۔ مذکورہ پٹہ دار نے 1.02 ملین روپے ڈاؤن پیمنٹ اور 0.051 ملین روپے علاقے کی فلاح و بہبود کی مد میں جمع کئے۔ بعد ازاں مذکورہ پٹہ دار نے عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے مورخہ 02-07-2013 کو پٹہ منسوخ کرنے کی درخواست دی جس پر محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے پٹہ کو 10-07-2013 کو منسوخ کر دیا۔ اسے دوبارہ نیلامی کیلئے مشتہر کیا گیا لیکن عدم دلچسپی کی وجہ سے کسی نے نیلامی میں حصہ نہیں لیا۔ اسی طرح زمرد کان واقع گجر کلی ضلع شانگلہ ایم ایس ملک منرل اینڈ مائننگ کمپنی کو مبلغ 76.80 ملین روپے میں مورخہ 05-08-2011 سے دس سال کیلئے پٹہ پر دیا گیا، پٹہ دار نے مبلغ 7.68 ملین روپے بطور ڈاؤن پیمنٹ اور مبلغ 7.68 روپے بطور سیکورٹی (زر ضمانت) جمع کئے لیکن اس کے بعد پٹہ دار نے باقی اقساط اور علاقے کی فلاح و بہبود کیلئے مختص رقم جمع نہیں کرائی جس پر اس کا پٹہ مورخہ 17-02-2014 کو منسوخ کر دیا گیا۔ اس فیصلہ کے خلاف پٹہ دار نے سیکرٹری معدنیات کو مورخہ 13.03.2014 کو اپیل دائر کی ہے جو زیر سماعت ہے۔

(ii) زمرد کان واقع مینگورہ کا ٹھیکہ ایم ایس فضل کریم اینڈ کمپنی کو دیا گیا ہے جس پر کام جاری ہے جس سے سالانہ 10.24 ملین روپیہ صوبائی حکومت کو آکشن منی کی صورت میں آمدن ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ 1.408 ملین روپیہ سالانہ پہاڑ مذکورہ کا اجارہ بھی صوبہ کو مل رہا ہے اور ساتھ ساتھ 0.512 ملین روپیہ جو سالانہ آمدنی کا 5% بنتا ہے، علاقے کی فلاح و بہبود کیلئے مختص ہے۔ اس رقم کو شفاف انداز میں علاقے کی فلاح و بہبود میں خرچ کرنے کیلئے ایک بینک اکاؤنٹ کھولا جا رہا ہے جس میں مذکورہ رقم جمع کی جائے گی جسے ضلعی انتظامیہ علاقے کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے گی، ضلعی انتظامیہ نے مذکورہ بینک اکاؤنٹ کھولنے

کی اجازت لینے کیلئے کمشنر ملاکنڈ ڈویژن سے رابطہ کیا ہوا ہے جو زیر عمل ہے۔ مذکورہ مائنز پر روزانہ تقریباً دو سو افراد کو روزگار مل رہا ہے۔

مفتی سید جانان: سر، اوس خو د نگہت بی بی ته وئیل چې ته د اسمبلئ حسن ئې او ښه شوه چې مونږ راغلو ورکښې جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اچھا، مجھے آج کسی نے کہا ہے، میں نے اس لئے اس کو کہا ہے۔

مفتی سید جانان بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ما ته خو ډیر تفصیلی جواب راکړے دے محکمې-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آواز لږ که دغه وی چې ستاسو آواز صحیح رارسی۔

مفتی سید جانان: ما ته جی محکمې چې کوم جواب راکړے دے، دا ډیر تفصیلی جواب ئے راکړے دے۔ دوئ ما ته لیکی چې درې کانونه شته دے، یو مینګوره کښې، دویم شموزئی کښې او دریم شانګله کښې، جناب سپیکر صاحب! د یو مائن نه تقریباً د دس نه زیات ملین روپئ صوبائی حکومت ته سالانه راځی خو په دغه دریو مائینونو کښې صرف په یو مائن باندې کار شروع دے او نور مائنونو باندې تر اوسه پورې کار نه دے شروع، زما به سپیکر صاحب! دا ګزارش وی په سوال کښې چې ما ته دوئ کوم جواب راکړے دے، حالانکه دلته کښې د ملاکنډ او د دیر ایم پی اے ګان ناست دی، لکه زما چې کوم معلومات دی، دا سوال په حقیقت باندې نه دے مبنی، په دیر او په دغه علاقو کښې دغه کانونه شته دے جی او دا قیمتی ګټې هلته کښې موجودې دی۔ ما د زمردو تپوس کړے دے او بیا مې د نورو قیمتی ګټو تپوس کړے دے، دوئ مونږ ته جواب کښې لیکلی دی چې دا مطلب دے چې نشته دے، صرف دریو ځایونو کښې زمرود دی، نور نشته دے او غالباً بهتره به دا وی که دلته ثوک د دیر ایم پی اے وی چې هغه د دې وضاحت اوکړی چې آیا دا مائنونه هلته کښې شته دے او که نشته دے؟ دا به بهتره وی، جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: وړومبے خو منسټر صاحب چې خبره اوکړی کنه، ضیاءاللہ خان۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی جی ، سپلمنٹری۔ جی جی ، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: دلته ذکر کړے دے دا 0.512 ملین روپئ جو سالانہ آمدنی کا5%بنتا ہے، علاقے کی فلاح و بہبود کیلئے مختص ہے۔ سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب نه دا ریکویسټ کوم جی چې په نیټ هائیډل شیئر چې کوم زمونږ د ډسټرکټ شیئر وی، هغې کښې هم % 10 هغه ډسټرکټ باندې لګی نو دا یو ریکویسټ کوؤ که د دې معدنیاتو نه چې څومره آمدن راځی د ډسټرکټ نو پکار دے چې %5 په ځائې 10% په هغه ډسټرکټ کښې مونږ ولګوؤ۔

جناب سپیکر: جی ضیاء اللہ خان۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، بسLast supplementary۔

جناب بخت بیدار: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: دوئ دا چې کوم مفتی صاحب سوال کړے دے ، حقیقت دا دے چې په دیر اپر کښې هغه ماربل پیدا کیږی چې هغه په ټوله دنیا کښې نایاب دی او دویم زما په حلقه کښې چې کوم کانړې پیدا کیږی او کوم لیزونه شوی دی، هغه د معدنیاتو منسټر صاحب د اوښائی چې په کوم کوم ځائې کښې د کوم کوم کانړی د پاره لیز ورکړے شوے دے ؟ دا معلومات به د معدنیاتو منسټر مونږ ته راکوی او زه د باچا د دې خبرې سره اتفاق کوم چې کوم ځائې کښې لیز شوے دے ، کوم ځائې مطلب دا دے دغه شوے دے ، لکه صوابئ کښې د تمباکو سیس ملاویږی، یا په بل ځائې کښې، کرک ته د پټرول د ډیزل ملاؤیږی، د ګیس ملاؤیږی نو پکار دی چې هغه علاقو کښې د مطلب دا دے د معدنیاتو کوم روډونه جوړیږی یا بل څه کیږی چې هغې کښې کم از کم هغه علاقېIgnore نشی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سےABKTکے نوجوانوں کو اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں، آپ کو ویلکم کرتا ہوں۔ (تالیاں) سپلیمنٹری، Last

نہیں دیکھیں، رولز کے مطابق چلنا ہے،   (مداخلت)   یہ دو ہو گئے، supplementary
Only three can ask questions۔ جی، محمد علی۔
جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ موؤر مفتی سید جانان صاحب خبره وکړه، دا چې کله دا کوئسچن راغے نو د دې په باره کښې ما د منسټر صاحب توجه ګرځولې وه او چونکه هغوی بیا مونږ مطمئن هم کړو، مفتی سید جانان صاحب چې کومه خبره کوی نو دا بجا په خپل ځائې بالکل ټهیک کوی، کمراټ چې دے دا صرف یوه Valley ده، یوه Valley، په دې یو Valley کښې 300 صرف Medicinal Plants ملاویږی چې هغه په ټوله دنیا کښې 900 دی، 300 صرف په کمراټ کښې ملاویږی چې هغه په دوایانو کښې استعمالیږی۔ څنګه چې بخت بیدار صاحب دا اووئیل چې قیمتی کمرې، نو په کمراټ کښې ګرینائټ کمرې دی چې په ټوله دنیا کښې د ټولو نه قیمتی کمرې هم په کمراټ کښې ملاویږی۔ داسې د هغې نه علاوه کاپر، منسټر صاحب الحمدللہ په دې څیز کښې ډیر زیات Interested دے، زما او د دوئ په دیکښې سبا یو میټنګ دے او دلچسپی په کښې ډیره زیاته لری چې مونږ دا Highlight کړو او دا په تاریخ کښې چرته نه ده شوے جی، چرته چې هم منسټران راغلی دی، مونږ دا چغې وهلی دی خو په دې څیز باندې څوک فوکس نه ورکوی، واحد ضیاء اللہ آفریدی صاحب چې سبا پکښې میټنګ راغوښتے دے، ان شاء اللہ په دې به مونږ تفصیلی خپل یو بحث کوؤ۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی، ضیاء اللہ خان۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: نو لهذا د مفتی صاحب د دې خبرې سره زه Agree یم چې دیر بالا بې تحاشا دا دے نو دا د Highlight کړے شی جی۔
جناب سپیکر: ضیاء اللہ صاحب! ضیاء اللہ صاحب!
جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ مفتی صاحب چې کومه خبره اوکړه د دریو دغه، نو دوه خو کینسل شوی دی مفتی صاحب! او دې یو باندې کار روان دے جی او لکه هغه خو چې کوم آکشن باندې شوی دی، تیر

شوی حکومت آکشنز کړی دی او بیا پکښې لکه تاسو وایئ جی چې دا قیمتی غمے جیم سټون صرف په شانګله او په سوات کښې دی او نور ذخائر د معدنیات هغه په ملاکنډ ډویژن کښې په مختلف اضلاع کښې شته، هغه خو مونږ په جواب کښې لیکلی دی، لکه بیا پکښې محمد علی صاحب د ګرینائټ خبره وکړه نو بالکل ټهیک وائی، په دیر کښې ګرینائټ هم شته۔ Further مونږ ایکسپلوریشن ډائریکټوریټ د خپلې پالیسئ لاندې لږ Expand کړے دے، په صوبه کښې به ان شاء الله و تعالیٰ نور Exploration هم کیږی چې کوم ځائې کښې د هر چا ضلع کښې چې د چا شواهد وی نو مونږ سره دفتر کښې هغه کولې شی، مونږ به خپل Exploration team ولیږو ان شاء الله هغه به پرې ریسرچ وکړی چې کوم ذخائر وی مونږ به په هغې باندې پوره پوره هغه کوؤ او بخت بیدار صاحب چې کوم هغه وکړو، بخت بیدار صاحب او باچا صاحب د رائلټی چې کوم هغه وکړو نو رائلټی خو د صوبې په خزانه کښې، یوه پالیسی ده په هغې کښې جمع کیږی او هم په هغه پیسو باندې بیا د ټولو اضلاع روډونه او هسپتالونه پرې جوړیږی، داسې Independent policy نشته لکه څنګه د تمباکو یا د نورو هغه تاسو Quote کړه، هغه د ګورنمنټ یو خپل معدنیات چې کوم څومره هغه راځی ریونیو، په پراونشنل خزانه کښې جمع کیږی۔

جناب سپیکر: ضیاء اللہ خان۔ ہں مفتی جانان صاحب، مفتی جانان، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: ان شاء الله زه منسټر صاحب توجه لږه راګرځوم،آیا یہ درست ہے کہ دیرو ملاکنڈ کی اطراف میں زمرد و دیگر قیمتی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں،دیر و ملاکنڈ کی اطراف میں زمرد و دیگر قیمتی پتھر / معدنیات نہیں پائے جاتے ہیں؟ محمدعلی شاه باچا وائی چې هلته کښې شته دے، اوس مونږ د دغې محکمې خبره اومنو او که د منسټر صاحب اومنو او که د محمد علی شاه باچا اومنو او که د دغې ایوان چې کوم معلومات وی، هغه اومنو؟ جناب سپیکر صاحب! معدنیات شته او مطلب دا دے ذخائر نشته دے، کمیټئ ته د-----

جناب سپیکر: کوئسچن کښې، کوئسچن کښې تاسو وګورئ، په هغې کښې لیکلی دی مخکښې چې د یکښې هغه شته، په کوئسچن کښې لیکلی دی۔

مفتی سید جانان: ما ټول جي ليدلي دی، دا سپيکر صاحب! د دلته نه اونيسه سپيکر صاحب! دا ما مکمل ليدلے دے۔

جناب سپیکر: آفريدی صاحب، ضياء الله صاحب۔

مفتی سید جانان: د دلته نه اونيسه سپيکر صاحب! دا ما مکمل ليدلے دے، د دلته نه اونيسه تر دغه ځائې پورې۔ د پانچ پرسنټ خبره هم راته معلومه ده، زما به منسټر صاحب ته ګزارش وی، دا محکمې دوئ هم غلطوی، ما په غلط فهمئ کښې اچوی، دا به ګزارش وی چې کميټئ ته د دا لاړ شی، هلته کښې به پته اولګی، خير دے که فائده وی خو حکومت ته فائده ده، زمونږ خو هلته کښې کانونه نشته دے کنه، نو مونږ وايو-----

جناب سپیکر: ضیاء اللہ خان۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی صاحب، جی جی۔ جی، محمد علی صاحب۔

سید محمد علی شاہ: سپيکر صاحب! ما صرف د منسټر صاحب نه کوئسچن کړے وو چې دوئ په جواب کښې Already دا ورکړې دی چې 5% په هغه اضلاع کښې لګی جي په ترقياتی کارونو کښې، زما صرف دا ريکويسټ دے چې ټهيک ده صوبائی پاليسی ده خو پاليسی به هم دا حکومت جوړوی، نور خو د بهر نه شو کسان وی خو څنګه چې په نيټ هائيډل کښې دی چې 10 % شيئر په خپل ډسټرکټ کښې ملاويږی، دغسې آئل اينډ ګيس چې څنګه ملاويږی، نو زمونږ دا ريکويسټ دے چې د دې معدنيات په دغه کښې هم، دا 5% خو Already دغه ورکوی، چې د 5% په ځائې 10% شی جي۔

جناب سپیکر: ضیاء اللہ خان، ضیاء اللہ خان۔

وزیر معدنیات: باچا صاحب! دا Surface rent دا رائلټی نه ده، دا پانچ پرسنټ Surface rent دے جی، رائلټی-----

جناب سپیکر: ضياء الله صاحب، تاسو به دې طرف ته پليز، میں ادھر ہوں، آپ ادھر Direct نہ کریں۔

وزیر معدنیات: دا جی باچا صاحب چې کومه خبره وکړه، دا Surface rent دے جی۔
جناب سپیکر: اوکے۔
وزیر معدنیات: Surface rent، رائلٹی هغه ته ځی او Surface rent چې کوم دے چونکه دا کان د گورنمنټ په هغه دے دا چې کوم په دې سوال کښې کوم هغه شوے دے دد مینګورې والا دا پراپرټی ده، دا لیز د گورنمنټ دے، دا د پبلک نه دے نو هغه Surface rent د ډی سی آفس اکاؤنټ ته به ځی، نور چې کوم Surface rent دے هغه پبلک ته ځی ډائریکټ او مفتی صاحب! دا خو بالکل کلیئر دے په دې دغه کښې، زما په خیال مونږ خو انکار نه دے کړے، معدنیات خو شته خو جیم سټون چې مونږه ورته غمے وایو، هغه صرف په سوات، شانګله کښې دی او ما خو محمد علی صاحب سره Agree کړو چې بهځ ګریناټ خو مونږ وئیلی دی چې نور معدنیات شته خو غمی نشته۔
جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! لږه به ګزاره کوؤ چې دا ټولو ته دا دغه شی۔
مفتی سید جانان: زه جی په دې باندې هټ دهرمی نه کوم۔
جناب سپیکر: جی جی۔
مفتی سید جانان: خو زه منسټر نه تپوس کوم چې آیا یہ درست ہے کہ دیر ملاکنڈ کی اطراف میں زمرد اور دیگر قیمتی پتھر، اوس دا ماربل دا قیمتی پتهر دی او که نه دی؟ دوئ مونږ ته په جواب کښې لیکی چې دلته کښې نشته دے خو دا خو واضحه خبره ده، زه وایم چې دیکښې څه شته نشته دے؟ سپیکر صاحب! ما خو د ګټو تپوس کړے وو----
(عصر کی اذان)
جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! ته خو دیکښې، آیا اوس د منسټر صاحب د جواب نه مطمئن ئې که نه ئې مطمئن جی؟
مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! کمیټۍ ته د لاړ شی، مونږ ترې څه د انا مسئله جوړوؤ؟ زما به منسټر صاحب عزتمند سړے دے، ګزارش به مې وی ورته-----
جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی دا وایم چې دا محکمو والا مونږ په غلط فهمئ کښې اچوی، دوئ هم غلط فهمئ کښې اچوی۔

وزیر معدنیات: سپیکر صاحب! دا ډیر کلیئر دے، زمونږ مقصد د دې سوال چې کوم جواب دے جیمز یا دوئ زمرد اور دیگر جیمز جواہرات، لکه غمے مونږ یادوؤ کنه پښتو کښې، د نورو معدنیاتو نه خو مونږ انکار نه دے کړے، هغه خو شته او که Further چا ته معلوم وی نو مونږ به Exploration وکړو، زما په خیال دیکښې خو دا سې ډیر هغه نشته۔

جناب سپیکر: نه اوس ته مفتی صاحب! خبره واپس اخلې که څه وکړو، ووټ ته ئے واچوؤ یا تاسو ورسره Agree کوئ چې کمیټی ته لاړ شی؟

وزیر معدنیات: د ووټ ضرورت هم نشته، دا خو کلیئر هغه دے مفتی صاحب!

جناب سپیکر: نه تاسو ورسره Agree یئ، ما ته یو دغه را کړئ۔

وزیر معدنیات: کمیټئ ته د ئې۔

جناب سپیکر: کمیټئ ته د لاړ شی؟ اوکے۔ (تالیاں) را کړه دغه۔

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ‘Ayes’ have it. Question No. 2139, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 2139 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ نے سرمایہ کاری کنونشن کراچی اور اسلام آباد میں منعقد کیا ہے تاکہ صوبے کی سرمایہ کاری میں اضافہ ہو سکے؛

(ب) اگر ا(الف) کا جواب اثبات میں تو:

(i) صوبائی حکومت کا کراچی اور اسلام آباد کنونشن پر کتنا خرچہ ہوا ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) صوبے میں بورڈ آف انویسٹمنٹ کنونشن کراچی اور اسلام آباد کے بعد اب تک کتنی سرمایہ کاری ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت): (الف) خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے کراچی اور اسلام آباد میں ایسا کوئی کنونشن منعقد نہیں کیا۔

(ب) (i) چونکہ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے ایسا کوئی کنونشن منعقد ہی نہیں کیا، لہذا کسی خرچے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ii) چونکہ کراچی اور اسلام آباد میں ایسا کوئی کنونشن منعقد ہی نہیں ہوا، لہذا اس حوالے سے کوئی سرمایہ کاری نہیں ہوئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! محکمے نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا ہے اور بالکل اس کے تین جز جو میں نے پوچھے تھے، تینوں میں انہوں نے نفی میں جواب دیا ہے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں سپیکر صاحب! یہ سچ اور جھوٹ کی تمیز کمیٹی میں ہو جائے، اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تاکہ اس میں پتہ چل جائے گا کہ یہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، عبدالمنعم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نلوٹھا صاحب یہ ہوا ہے، عالمی بنک کی مدد سے ہوتا ہے، صوبائی سے نہیں ہے، عالمی بینک کی مدد سے چلنے والا اس پراجیکٹ کے تحت کراچی کا ایک سرمایہ کاری روڈ 'شو'، 19 ستمبر 2013 کو منعقد کیا گیا تھا کہ خیبر پختونخوا کے Image اور اس میں سرمایہ کاروں کو موجودہ مواقع اور بیرونی ملک سرمایہ کاروں کو آگاہ کیا جائے، بیرونی سرمایہ کاری لانا ایک مشکل کام ہے-----

جناب سپیکر: جی جی، عبدالمنعم خان! جواب ورکړه، دغه شان جواب ورکړه، ثه ورته، ساده خبره ورته وکړه، گزاره، خیر دے لږه لږه گزاره ورسره اوکړئ، ستاسو کلی وال دے کنه، گورئ خیر دے هغه خو جواب کولے شی۔ عبدالمنعم خان! خبره کوه۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: داسې چل وو چې دیکښې جی په 19 ستمبر 2013 کښې په کراچئ کښې یو روډ 'شو' شوے وو، د دې د پاره چې یره د دې صوبې د پاره، د بیرونی سرمایه کارو د آگاهی د پاره چې په دې صوبه کښې د بهر نه دا خلق خبر شی او راشی، اس پہ چار ملین خرچ آیا تھا لیکن اتنا مطلب اس کیلئے ایک 'شو'

یا دو 'شو' سے کام نہیں چلے گا، نلوٹھا صاحب! اس پہ کافی خرچ آئے گا، اس پہ مطلب یہ گراؤنڈ سسٹم ایسا ہے کہ اس کیلئے کافی خرچ کرنا پڑے گا اور میں اگلے فروری میں، آئندہ فروری میں ان شاء اللہ دبئی میں جائیں گے، ادھر بھی 'شو' بھی کریں گے تاکہ اس ملک کو یہ دہشت گردی سے اور اس سے صرف اور صرف واحد انڈسٹری بچا سکتا ہے، بیروزگاری ہے اس لئے آپ کو پتہ ہے کہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ تو اس طرح نہ کریں کہ کتنا خرچ آیا ہے، کہاں سے، تو بالکل یہ آپ کا حق ہے لیکن آپ کو میں Actual جواب دوں گا اور صحیح جواب دوں گا، کوئی مثبت میں ہم نے نہیں دیا ہے؟

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، اس نے کہا ہے کہ وہ صحیح جواب دیتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے، میں خود اس کو چیک کروں گا کہ وہ اگر غلط ہو تو پھر ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میرا یہ خیال ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ حقیقت کیا ہے؟

جناب سپیکر: دیکھو، اسمبلی کے فلور پہ وہ تو غلط جواب نہیں دے سکتے ہیں نا جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! خبره ما کړے ده۔جناب سپیکر صاحب! یو منټ منټ، یو منټ منټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔جی۔بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: زه د دې محکمې منسټر پاتے شوے یم او دې کنونشن ته او دې سیمنار ته، دې انویسټمنټ ته زه پخپله تلې یم کراچئ ته، دواړه، ټول ډیپارټمنټ والا راسره تلی دی۔ په دې سوال کښې دوئ ورکړی دی چې نه نه،نه نه، نو دا سوال د ولې کمیټئ ته لاړ نشی چې دا دروغ ولې وائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه یو منټ،یو منټ، بخت بیدار تاسو کله تلی وئ؟

جناب بخت بیدار: زه په 2013 کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: د 2013 خبره خو بیله ده، دا خو اوس خبره ده کنه، د دې کال خبره ده۔ جی عبدالمنعم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: دا جی دوئ سوال کړے دے په ستمبر کښې، په دې تیر ستمبر کښې او 'شو' چې شوې ده، بخت بیدار صاحب په هغه وخت کښې منسټر وو او په 19 ستمبر 2013 کښې شوې ده جی، په هغې بالکل چار ملین خرچ راغلے دے، منسټر صاحب تلے وو، 30 او 35 کسان ورسره تلی وو او روډ 'شو' ئے کړې وه او د دې نه بغیر دا سسټم چلیږی نه جی۔ دلته به چې مونږ ناست وو، څنگه به دا سسټم چلیږی، بالکل چار ملین پرې شوې ده جی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اب تو اس کی گواہی بخت بیدار خان صاحب نے بھی دے دی اور آپ اس کا اگر جواب پڑھیں تو انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ جی نہیں، خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے کراچی اور اسلام آباد میں کوئی ایسا کونشن، اس سے بڑی غلط بیانی سر! اور کیا ہو سکتی ہے، اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بھی گزارش کرونگا کہ بالکل آپ اس طرح نہ کریں، مجھے کا غلط دفاع نہ کریں کہ ہمیں ممبران کو دھوکہ میں رکھا جائے یا ان سے کوئی چیز چھپائی جائے، تو یہ تو صاف بات ہے کہ پھر ناانصافی ہو گی، اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں جی۔

جناب سپیکر: جی منعم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: جی یو متل کوم، دا متل د پښتو دے جی، پخوا یو سړے وو، چا نه ئے دغه غوښتو، څه ښاروے غوښتو چې یره ما له هغه راکړه، ده وئیل چې نشته، د ننه هغه ښاروی آواز وکړو، هغه وئیل د ننه شته، هغه وئیل زما په خلې د یقین نشته، د ده په خلې د یقین شته، هڅو د رکوم ئے نه، زه ورته وایم چې یره کم از کم تاسو منسټر، زه تاسو ته، دې فورم نه به صحیح خبره وی، اوس دا زړه خبره ده، 2013، 2014 کښې یو کال فرق دے خو ته زما په خلې اعتماد نه کوې او د هغوی په خلې اعتماد کوې، دا خو ٹھیک نه شوه۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ جواب غلط ہے، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: نو دا خو ٹھیک نه شوه۔

جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب، سوری، نلوٹھا صاحب کیا کہہ رہے ہیں، نلوٹھا صاحب کیا کہہ رہے ہیں، ایک منٹ، کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ بات کریں آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں یہ کہتا ہوں، یہ 2013/14 کی بات نہیں ہے، یہ میں نے کوئسچن جو پوچھا ہے، اس کا جواب مجھے غلط دیا گیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کمیٹی میں جانا چاہیئے اور اس کی وہاں پہ انکوائری ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: فائنل بات کرلیں جی، جانا چاہیئے یا نہیں جانا چاہیئے؟ جو بھی ہو میں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اتنا پیسہ اس سوال کے اوپر خرچ ہوا ہے، اتنا پیسہ خرچ ہوا ہے اور اس کا جواب بھی صحیح نہیں دیا گیا، تو منسٹر صاحب کیوں اس کا دفاع کرتے ہیں، اس کو کمیٹی میں جانے دیں، وہاں پہ جو حقیقت ہوگی، وہ سامنے آجائے گی۔ ہم تو یہ نہیں کہتے کہ آپ کیوں کرتے ہیں، اس کی وہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، منعم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: اچھا نلوٹھا صاحب! ایسا ہے کہ ایک طرف آپ خرچ پہ مطلب یہ ہے کہ آپ پریشان ہو رہے ہیں کہ صوبے کا خرچ زیادہ ہو رہا ہے، اس کمیٹی پہ آپ کو پتہ ہے کتنا خرچ ہو رہا ہے؟ آپ کو یہ جواب دینگے، کمیٹی بھی ہم بھی، بہر حال آپ کہتے ہیں تو ہم بالکل Agree ہیں، بالکل آپ کمیٹی میں لے جا سکتے ہیں، لے جا سکتے ہیں، بیشک لے جائیں، فضول خرچ آتا ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔ وہ کہتا ہے جائے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سوال کا جواب غلط کیوں دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ کہتا ہے، دیکھیں جی، اس نے، اس نے۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: یہ ایک سال پہلے کی بات ہے، آپ اپنا سوال دیکھ لیں، آپ نے کب یہ جمع کیا ہوا ہے، یہ تو آپ نے اگست میں جمع کیا ہوا ہے نلوٹھا صاحب! یہ آپ دیکھئے نا، یہ آپ Latest، آپ کے پاس یہ تھا؟

جناب سپیکر: نہیں، ایک منٹ، آپ حوصلے سے بات کرلیں۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: بہر حال نلوٹھا صاحب! آپ Agree ہیں، چلو کمیٹی میں جائے، کمیٹی میں جائے لیکن خرچ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منعم خان، منعم خان! مجھے Explain کرنے دیں، وہ کہتا ہے کہ کوئسچن میں Date نہیں کہ کونسے سال میں، اگر آپ نے پورے اس پہ کہا تھا، وہ آپ نے نہیں Mention کیا، اس سال میں نہیں ہوا ہے، بخت بیدار کے اس میں ہوا ہے، وہ یہی کہتا ہے۔ اچھا ابھی اس کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کمیٹی میں جائے، اس طرح ہے نا-----

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: جی، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو، بسم اللہ۔ Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 2160, Bakht Baidar.

* 2160 _جناب بخت بیدار: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ SMEDA کو باہر ممالک سے فنڈ ملتا ہے جس کو دہشت گردی اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں پر خرچ کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ فنڈ گزشتہ پانچ سالوں میں کتنا ملا ہے، نیز مذکورہ فنڈ کو کن کن مدات میں استعمال کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ فنڈ جن مستحق لوگوں کو ملا ہے ان کے نام وپتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن مستحق لوگوں کو فنڈ نہیں ملا، کو نہ ملنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی نہیں، SMEDA کو باہر ممالک سے کوئی فنڈ نہیں ملتا ہے، البتہ حکومت خیبر پختونخوا اور فاٹا سیکرٹریٹ نے عالمی بینک کے فنی اور مالی تعاون سے ایک منصوبہ بعنوان "معاشی بحالی برائے خیبر پختونخوا اور فاٹا "Economic (ERKF) Revitalizing in Khyber Pakhtunkhwa and FATA" شروع کیا ہے۔ منصوبے کا 70% حصہ خیبر پختونخوا کے دہشت گردی سے متاثرہ اضلاع اور فاٹا کی چھوٹی اور درمیانی صنعتوں (SMEs) کی بحالی کیلئے مختص ہے جس پر عمل درآمد میں سمیڈا (SMEDA) معاہدے کے تحت معاونت فراہم کر رہی ہے۔

(ب) (i) مذکورہ منصوبے کیلئے مختلف عالمی دوست ممالک نے 20 ملین ڈالر گرانٹ کی صورت میں امداد فراہم کی ہے جو گزشتہ پانچ سالوں سے نہیں بلکہ مئی 2012 سے جون 2015 تک ہے۔

منصوبہ ہذا کے تین مدات ہیں:

1۔ چھوٹی اور درمیانی صنعتوں SMEs کی بحالی SMEs Development

2۔ انویسٹمنٹ موبلائزیشن (Investment Mobilization)۔

3۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور ملحقہ اداروں کی استعداد کار بڑھانا (Capacity Building)۔

(ii) متاثرہ صنعتوں کی بحالی مذکورہ بالا منصوبے کے تحت مالی بینک کے تعاون سے ایک طے شدہ طریقہ کار کی روشنی میں پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں مختلف اضلاع سے اب تک 3484 درخواستیں موصول ہو چکی ہیں جن میں 879 درخواستیں منظور ہو چکی ہیں جس کی مالیت 61 کروڑ پانچ لاکھ روپے، 610.5 ملین روپے جن میں 663 متاثرہ صنعتوں کو 40 کروڑ سات لاکھ روپے 400.7 ملین روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ باقیماندہ 216 کو قواعد وضوابط کی تکمیل کے فوراً بعد ادائیگی ہو گی۔ نیز جن مستحق لوگوں کو نہیں ملا تو یا طے شدہ طریقہ کار پر پورا نہیں یا اپنی باری کا انتظار کریں۔ اس سلسلے میں منظور شدہ فنڈ حاصل کرنے والی صنعتوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب بخت بیدار</u>: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ اوس بہ بیا لکہ تہ وائي چي دے قصداً عمداً ما چي څه تپوس کړے دے، د هغې یو جواب دیکښې ټهیک نشته کنه، ما دا وئیل چي آیا SMEDA ته د بهر نه پیسې راغلي دي؟ دوئ وائي چي اؤ د بهر نه نه دي راغلي خو د بینک نه راغلي دي او په دیکښې ستر فیصد به پختونخوا کښې او نورې به په فاټا کښې خرچ کیږي۔ بیا ما دا تپوس کړے دے چي دا په پختونخوا کښې په کومو کومو ضلعو کښې د SMEDA نه کارخانو ته امداد ورکړے دے، چرته دکانونو والا ته دې امداد ورکړے دے، کوم کوم ځائې کښې تا امداد ورکړے دے؟ ما ته ټول ډیټیل، د هغه سړی نوم، د هغه ډومیسائل، هغه شے ټول راکړه، هغه دیکښې نشته۔ زما د معلوماتو مطابق جی، دا چي کوم حصه د فاټا وه، هغه ټوله SMEDA ورکړې ده هلته کښې او چي کوم زمونږ د پختونخوا حصه وه، چي کوم ملاکنډ ډویژن پکښې زیات دغه وه، خراب شوے وو ځکه چي هلته لکه بمبار او مطلب دا دے چي په طالب، او دا ټوله

مسئله، د هغې نه علاوه د سیلاب مسئله دا ټوله SMEDA سره تعلق ساتی۔ خلقو درخواستونه کړی دی، د SMEDA دفترو ته چکرې وهی، د هغې خبره اوسه پورې نه کیږی، کالونه وشول، اوسه پورې هغه خلقو ته امداد نه ملاویږی۔ زما دا خیال دے چې منیب خان هم زما د ملاکنډ ډویژن زما ورور دے، دے به زما سره اتفاق لری چې دا سوال لاړ شی کمیټۍ ته چې بهئ دوئ ولې مطلب دا دے دا زیاتے کړے دے چې د پختونخواه پیسې پرتې دی او هغه Lapse کیږی او سبا بله ورځ به هغه پیسې زمونږ نه شفټ شی بل ځائې ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منعم خان، منعم خان۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زما یو سپلیمنټری سوال دے۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، سپلمنټری۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دا تیر حکومت کښې غالباً دا یوه ډیره متنازعه مسئله وه چې متاثره اضلاع، کومې متاثره اضلاع دی، آیا هغه متاثره اضلاع دی چې کومه کښې د حکومت ایم پی اے وی او که هغه متاثره اضلاع دی چې هغه حقیقتاً متاثره وی، د دې به څوک وائی چې دا متاثره ضلع ده او دا متاثره ضلع نه ده؟ یوه خبره جناب سپیکر صاحب! دویم نمبر بخت بیدار خان دا تپوس کړے دے چې کومو خلقو ته دا پیسې ملاؤ دی، د هغوی تفصیل چې چا چا ته دا پیسې ملاؤ دی، دوئ دا وئیلی دی چې تفصیل منسلک هے او دلته کښې مطلب دا دے چې د تفصیل کومه منسلک کاپی ده، هغه کاپی نشته دے چې چا چا ته دا فنډ ملاؤ دے، زما منسټر صاحب نه دا گزارش دے چې وضاحت ئے اوکړی۔

جناب سپیکر: جی منعم خان۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: سپیکر صاحب! دیکښې دوئ دا سوال کړے دے او د دې ډیر تفصیلی جواب دے خو دیکښې تاسو مخکښې نه یو دغه جاری کړے وو چې کله دا سوال دغه وی نو هغه تاسو 20 کاپیانې کوئ او 250 مه کوئ، Already زما سره تفصیل شته دے۔ مونږ ته اوسه پورې 3484 درخواستونه

وصول شوی دی، په دیکښې 879 درخواستونه منظور شوی دی، 61 کروړ 5 لاکھ روپئ هغوی ته وصول دی او بقایا 663 متاثره خاندان ته چې دے هغوی ته 40 کروړ روپئ به ورکوؤ۔ په هغې کښې معمولی یو کاغذونو کښې فرق دے، هغوی ته مونږ واپسی اطلاع کړې ده ان شاء الله چې هغوی کله خپل Documentation ٹھیک کړی، پیسې به ورته ملاویږی۔ دا به واپس کیږی نه ان شاء الله او ته چې کوم تفصیل وائې جی، هغه دا څه دے جی؟ دا 679 کسان دی، دا تاسو له به زه راوړم خیر دے خو دا زمونږ دې سپیکر صاحب وئیلی دی چې تاسو 250 کاپیانې د هر څیز مه چاپ کوئ، 20 کاپیانې کوئ، 20 کاپیانې شوی دی، دا اکثرو سره به وی او بیدار خان له به ئے زه یوسم څکه دے مشر هم دے او دا شے ورته معلوم دے او سوال ئے ده ورکړے وو جی۔دا ورکړه دا سوال، دا بیدار صاحب له یوسه، دا ګیله به د دوئ ختمه شی جی۔

جناب سپیکر: جی بخت بیدار خان، جی بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زه داسې غیر ذمه وار خبره نه کوم، ما ته د لس اته ورځو کښې دننه پته لګیدلې ده چې زمونږ پیسې د پختونخوا Lapse کیږی، ځی د ده نه، ده پرې خپله خواری کړې ده، فاټا خپلې تقسیم کړط، زمونږ د اضلاع پیسې چې کومې دی، هغه کیسونه پینډنګ پراته دی او هغه روپئ زمونږ نه واپس ځی، زه دا درخواست کوم ده ته چې دے هم د ملاکنډ ډویژن باشنده دے، دا درخواستونه چې کوم پینډنګ پراته دی، د هغې Verification شوے دے، د هغې هر شے شوے دے او مطلب دا دے چې څه وجوهاتو په بناء هغه پیسې نه ملاویږی۔

جناب سپیکر: جی منعم صاحب،تاسو څه وایئ چې کمیټئ ته د لاړ شی؟

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: نه جی نه، سپیکر صاحب! په دیکښې ما۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! ما یو عرض کولو، د دې منسټر صاحب معلوماتو کښې لږه اضافه کوم، او یو سپیلمنټری سوال دے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، کریم خان، جی کریم خان!

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: تاسو خپلو کښې که صلاح کوله نو ښه به وه۔

جناب عبدالکریم خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زه د منسټر صاحب په معلوماتو کښې لږه غونډې اضافه کول غواړم چې څنګه بخت بیدار خان وائی نو دا خو 'فارن ایډ' وو جی، دې وخت کښې ARKF سره 40 کروړ روپۍ پراتې دی خو مسئله کوم ځائې ده؟ شپږ میاشتې وشولې جی پراجیکټ ډائریکټر نشته او پراجیکټ ډائریکټر به ورته انډسټریز ډیپارټمنټ ورکوی جی۔ جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو توجه غواړم، شپږ میاشتې وشوې چې د هغې پراجیکټ ډائریکټر نشته ځکه پینډنګ دے، Pendancy صرف دې وجه نه ده چې د هغې پراجیکټ ډائریکټر نشته، نو زما منسټر صاحب ته دا خواست دے چې پراجیکټ ډائریکټر د ورته دغه کړی، هغه کیسونه بالکل تیار دی، پراسیس به شی۔ یو سوال مې ورسره دا دے چې انډسټریز سره خبره ده جی، مخکښې ورځو کښې د ګدون انډسټریل سټیټ یو وفد راغلے وو، د هغوی سی ایم صاحب سره ملاقات وشو، د هغې په منټس کښې دا راغلل چې د ګدون انډسټریل سټیټ نه چې Shifting of Machinery چې دے، د یکښې به این او سی نه Consider کیږی، انډسټریز ډیپارټمنټ به این او سی نه ورکوی، دا Exempt شی، ولې چې هیڅ قسم مراعات هغوی ته نشته، هغې نه پس یو نوټیفیکیشن اوشو چې ما Verbally د منسټر صاحب په نوټس کښې هم راوستل چې هغه نوټیفیکیشن کښې دا لیکلی دی چې دا هغه ئے Bound کړل چې انډسټریز ډیپارټمنټ له یو انډسټریل اسټیټ له مراعات نه ورکړې کیږی نو په هغې باندې پابندی ناجائزه ده، نو سی ایم صاحب ورسره منلې ده، نو زما ایډوائزر صاحب ته دا خواست دے چې د دغې Notification correction د وکړی۔

جناب سپیکر: بلکه دا تا چې کومه خبره وکړه کریم خان! زه خپله، منعم خان په دغه میټنګ کښې هم وو او ته هم پکښې وې او هغې میټنګ کښې باقاعده فیصله شوې وه، څنګه چې کریم خان اووئیل نو زه نه یم خبر چې بیا لکه دا څنګه شوی دی چې بیا هغه Violation شوے دے منعم خان؟ جی منعم خان، منعم خان۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر صاحب! زه یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی، محمد علی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دې SMEDA باره کښې مونږ هم درې څلور ځله میټنګونه کړی دی، دا درې ورځې مخکښې خبره ده، د سوات یو Delegation راغلے وو، د دیر راغلے وو، کوم چې Flood effectees وو او کوم Militancy وه، د هغوی څه 157 چیکونه هغه بالکل تیار وو، هغې کښې بیا NAB یو انکوائری وه، هغه کیسونه NAB ته تلی وو، دوئ ورپسې ریمائنډرې کړې وې چې دا کیسونه کلیئر کړئ، مونږ نه پیسې ځی، دا د ورلډ بینک پیسې دی او په اکتیس دسمبر باندې هغه پیسې تلی دی ورلډ بینک ته، نو ټیکنیکل مسئله راغلې ده۔ بخت بیدار صاحب که دا کوئسچن راوړے دے، ده هم په نیک نیتئ سره راوړے دے، منسټر صاحب دیکښې زما دا تجویز وو چې مانځه په وقفه کښې به کښېنو، په دې باندې به یو صلاح وکړو، اوس چې یو ټیکنیکل پیچیدګی ده نو پیسې تلې دی، والدین ته تلې دی، شته نه پیسې زمونږ سره، نو زما یو ریکویسټ درته دا دے چې کښېښنو په دې باندې یو خبره به اوکړو چې فوری طور دغه NAB دا مسئله که حل شی نو دا پیسې هم چرته نه ځی او د دوئ دا خبره پکښې هم Accommodate کیږی۔ زما یو ریکویسټ دے، مانځه ټائم کښې به کښېنو۔

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب، بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: پراپر فورم ئے هغه کمیټی ده چې هغې ته لاړ شی، جانچ پړتال ئے اوشی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منعم خان! بس دا فائنل وایه جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: اول خو د دوئ، د ایم پی اے صاحب خبره ده، په هغې کښې جی ما ته معلومات شته 40 کروړ 70 هزار روپئ راسره شته دے، منیر ګل نومې یو افسر دے، هغه ما نن هم اسلام آباد ته لیږلے دے، ان شاء الله هغه مسئله به لس اته ورځو کښې حل شی۔ کیسونه هم تیار دی جی او دا بقایا کسان چې څوک ناست دی، دې کسانو ته به ان شاء الله د خدائے نه مونږ امید کوؤ چې په یو بیس ورځو کښې به مونږ پیسې ورکړو، البته د ګدون دا شفټنګ د مشینرئ مسئله ده، هغه پرون تلے وو، زه پرون ګدون کښې ووم او ان شاء الله

هغه اين او سي چې کوم لږ فرق راغلے وو، زه دلته خبره کوم، تاسو سره ذمه واره خبره کوم، کوم چې زمونږ میټنګ شوے وو، هغه منټس او نوټیفیکیشن کښې لږ فرق راغلے دے، هغه مونږ پرون دغه خلقو اووئیل چې کوم سی ایم صاحب ډائریکټیوز کړی وو، په هغې به عمل کیږی ان شاء الله، په شفټنګ څه پابندی نه وه، که څوک نوې راوړی او که زاړه راوړی او که ریپیئرنګ له ئے اوړی او که چرته ئے اوړی، ان شاء الله څه پابندی به پرې نه وی ان شاء الله، دا پرون دا خبره Decide شوې ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، تاسو څه وایئ بخت بیدار صاحب؟ سوال د بخت بیدار صاحب دے، هغه وائی چې دا کمیټئ ته لاړ شی، ته Agree کوې نه Agree کوې، څه ته پرې خپل دغه وکړه خو دا دے که بخت بیدار صاحب تا سره کښینی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ:</u> یره جی، دا کمیټی به ډیره ښه وی، ما وئیل ان شاءالله او زه منسټر یقین دهانی ورکوم، زه به ډیر زر حل کړم، دېکښې زما یو شپږمه ورځ ده، د سوات دا ممبران ترې خبر دی، زه پکښې ښه تیز لګیا یم ان شاء الله، ډیلی بنیاد سره زه په دې باندې لګیا یم۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو کښینئ بخت بیدار صاحب! کښینئ کنه جی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ:</u> ښه۔

<u>جناب سپیکر:</u> ټهیک ده جی۔

<u>جناب بخت بیدار:</u> سپیکر صاحب! زه دا وایم منعم صاحب! زه احترام د هغه کوم، عزتمند سړے دے خو دومره پاور لا زمونږ حکومت دې ایډوائزرانو له نه دے ورکړے چې دا شے ما نه د قابو کړی، بل څوک ئے نشی قابو کولے، لهذا دا کمیټئ ته تلل پکار دی چې دا پیسې ورکړی جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اؤ۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت:</u> دا به زه الحمدلله قابو کوم او تاسو تسلی ساتئ، ستا به یو اتلس میاشتې وې، دا شل ورځې ټائم ماته راکړئ، که نشو، دا خو دا

بیا به ئے اولیږو ان شاء الله، دا درسره زه دا به زه قابو کوم ان شاء الله، خبره پرې شوې ده۔

جناب بخت بیدار: نه نه، کمیټئ، کمیټی۔

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدا: کمیټئ، کمیټی جی۔

جناب سپیکر: او کے، بس هغه کمیټی، وایه جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: یره جی کمیټئ باندې ټائم لګی او خلق متاثره دے زیات۔

جناب سپیکر: نه نه هغوی خو به یا خو به ووټ له ځی کنه، اوس ته وایه چې کمیټئ ته ئے دغه کوئ که څه کوئ؟

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: نو ووټ خو دوئ مونږ سره اکثر نه کوی جی، خو لکه تیر دغه کښې ډیر شے ما او کتل۔

جناب عبدالستار خان: آج تعداد کم ہے اسلئے مجبور ہیں، یہ ووٹنگ نہیں کرتے۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: او جی، جی جی۔ (ہنستے ہوئے) منعم خان زمونږ ډیر محترم دے او ډیر Respectable دے او ډیر ښه سړے دے نو بخت بیدار صاحب که ورسره کښینی نو ښه به وی، لږه ګزاره ورسره وکړئ۔

جناب بخت بیدار: بیس ورځې نه جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: دا بیس ورځې را کړه۔

جناب بخت بیدار: سر! دا وایم جی، بیس ورځې، دے شل ورځې یادوی کنه، دا شل ورځې دا سوال زما د ځان سره پینډنګ پرېږدوه۔

جناب سپیکر: ہاں، او کے۔

جناب بخت بیدار: او که دې شل ورځې کښې دا پیسې ده ورکړې، زه به خپل سوال واپس واخلم۔

جناب سپیکر: ځه تهیک شو، ځه تهیک شو۔

جناب بخت بیدار: ځه تهیک شو، مهربانی۔

جناب سپیکر: ځه تهیک شو، Twenty days، بیس دن کیلئے پینڈنگ۔

جناب سپیکر: 2181، نجمہ شاہین، میڈم!

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرے سوال 2181 کے جواب میں انہوں نے کل پٹواری سرکل 54 بتائے ہیں جس میں سے کہ پندرہ سرکاری بتائے گئے ہیں، وہ تو ٹھیک ہے لیکن جناب! جو تفصیل یہاں پر فراہم کی گئی ہے، اس میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اور اس میں میرا ایک ضمنی کوسچن بنتا ہے کہ جناب سپیکر صاحب! موجودہ حکومت نے جو یہ پٹوار سرکل کے بارے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! چونکہ اس کا 'کنسرنڈ' منسٹر آج نہیں ہے۔۔۔۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی۔

جناب سپیکر: میں اگر اس کو مطلب پینڈنگ کرلوں تاکہ 'کنسرنڈ' منسٹر ہو اور آپ کو 'پراپر' جواب دے دیں، ٹھیک ہے جی؟

محترمہ نجمہ شاہین: کوئی لیڈر، پارلیمانی لیڈر بھی موجود نہیں؟

جناب سپیکر: اور ان شاء اللہ جو بھی Available date ہو، میں اس کو ایڈجسٹ کرلوں گا۔

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ منسٹر ہو گا تو وہ آپ کو ایک 'پراپر' ، آپ کی وہ بات ہو جائے گی نا، پینڈنگ کرتے ہیں اس کو، اس کو پینڈنگ کرلوں؟

محترمہ نجمہ شاہین: جی۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: 2173۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2173 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف اضلاع میں ونڈ فال درختوں کی مارکنگ ہوچکی ہے اور ان میں سے کچھ لکڑی برآمد بھی ہوچکی ہے مگر مارکیٹ تک نہیں پہنچ سکی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ملاکنڈ و ہزارہ اور دیگر علاقوں میں کتنے مکسر فٹ لکڑی ونڈ فال کیٹگری کے تحت موجود ہے، اس لکڑی کی مارکیٹ قیمت کتنی ہے، نیز محکمہ نے اسے ضائع ہونے سے بچانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں کیونکہ اس لکڑی کی جلدی برآمدگی اور Disposal کیلئے مناسب اقدامات نہ اٹھائے گئے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات)</u>: (الف) فارسٹ ریجن 1 میں کوئی باضابطہ مارکنگ نہیں کی گئی ہے، البتہ فارسٹ ریجن II اور III میں مارکنگ ہوچکی ہے۔ تفصیل جز (ب) میں ضمیمہ الف، ب اور پ پر درج ہے۔

(ب): فراہم کردہ تفصیل بذریعہ ضمیمہ الف، ب اور پ درج ذیل ہے:

ضمیمہ الف: متعلقہ پالیسی کے تحت سنٹرل سدرن فارسٹ ریجن۔1 میں کوئی باضابطہ مارکنگ نہیں کی گئی ہے۔

سنٹرل سدرن فارسٹ ریجن۔1 میں اگر کبھی کبھار ونڈ فال ہو جاتی ہے تو اس کو بروقت محکمانہ ڈپو یا کسی محفوظ مقام پر پہنچایا جاتا ہے جو کہ بعد میں نیلامی کمیٹی، جس میں ضلعی انتظامیہ کے نمائندے، پریس اور دوسرے نزدیک فارسٹ ڈویژنل فارسٹ آفیسر شامل ہوتے ہیں، کی نگرانی میں شفاف طریقے سے بذریعہ عام نیلام فروخت کی جاتی ہے۔

ضمیمہ ب: ہاں یہ درست ہے۔

ملاکنڈ فارسٹ ریجن تھری میں ونڈ فال کیٹگری کے تحت مختلف جنگلات میں مارکنگ ہوئی تھی، ان میں سے برآمد شدہ مال مختلف جگہوں، ٹرانزٹ اور روڈ سائڈ ڈپو میں پڑے ہیں جس کی سرکل وائز تفصیل حسب ذیل ہے:

نام سرکل	والیوم (مکسر فٹ)	اندازاً مارکیٹ قیمت
ملاکنڈ شرقی	3,64,353	459.220 ملین روپے۔
ملاکنڈ غربی	18,82,312	2070.543 ملین روپے
کل	22,46,666	2529.763 ملین روپے

چونکہ ونڈ فال پالیسی کے تحت ہر قسم کی چرائی، ڈھلائی اور نقل و حمل پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے مذکورہ لکڑی مختلف جگہوں، ٹرانزٹ اور روڈ سائڈ ڈپوؤں پر پڑے ہیں، اسلئے قدرتی آفات اور موسمی حالات سے سخت نقصان کا بھی خدشہ ہے۔ اگر اس کی بروقت ترسیل کی اجازت نہ دی گئی تو اس کے مزید معیار خراب ہونے سے حکومت اور عوام دونوں کو اربوں روپوں کا نقصان ہوگا۔

ضمیمہ پ: ہاں، یہ درست ہے کہ خشک ایستادہ اور ونڈ فال درختوں کی مارکنگ ہو چکی ہے اور ان سے چیرائی شدہ لکڑی برآمد ہوئی ہے چونکہ حکومت خیبر پختونخوا نے ونڈ فال پالیسی 2003ء پر بحوالہ چٹھی نمبر SO(Tech:)ED/V-366/2012 مورخہ 03-02-2014 کے تحت پابندی عائد کر دی ہے اسلئے جو لکڑی ابھی بھی جنگلات کے اندر اور روڈ سائڈ ڈپو ہائے پر پڑی ہوئی ہے، وہ مارکیٹ تک نہیں پہنچ سکی ہے۔

ہزارہ ڈویژن یعنی نادرن فارسٹ ریجن II ایبٹ آباد کے مختلف جنگلات اور روڈ سائڈ ڈپو ہائے میں خشک ایستادہ اور ونڈ فال درختوں سے برآمد شدہ لکڑی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فارسٹ سرکل	لکڑی جو جنگلات کے اندر پڑی ہوئی ہے (مکسر فٹ)		لکڑ جو روڈ سائیڈ ڈپو ہائے پر پڑی ہوئی ہے (مکسر فٹ)		
	ایف ایم سیز/ایف ایچ سیز کے تحت	ایف ڈی سی کے تحت	جے ایف ایم سیز/ایف ایچ سیز کے تحت	ایف ڈی سی کے تحت	کل لکڑ (مکسر فٹ)
لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل ایبٹ آباد	37,887	78,521	20,539	78,804	215,751
اپر ہزارہ فارسٹ سرکل مانسہرہ	1,231,857	---	940,228	---	2,172,085
ٹوٹل لکڑی	1,269,744	78,521	960,767	78,804	2,387,836

مندرجہ بالا لکڑی کی مارکیٹ قیمت اندازاً درج ذیل ہو گی:

نام فارسٹ سرکل	تعداد لکڑی (مکسر فٹ)	بحساب فی مکسر فٹ اندازاً	مارکیٹ اندازاً
لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل ایبٹ آباد	215,751	1,250/-	269,688,750/-
اپر ہزارہ فارسٹ سرکل مانسہرہ	2,172,085	1,500/-	3,258,127,500/-
ٹوٹل لکڑی	2,387,836	---	3,527,816,250/- 3,527.816 (M)

نیز اس لکڑی کی ترسیل مارکیٹ کے بعد نیلامی کی صورت میں مزید ٹیکس بھی وصول کئے جائیں گے۔

محکمہ جنگلات کے اہلکار اور مالکان کے چوکیدار اس لکڑی کی دن رات حفاظت کر رہے ہیں۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ونڈ فال پالیسی پر عائد کردہ پابندی کی وجہ سے اس لکڑی کو درج ذیل خطرات لاحق ہو سکتے ہیں:

1۔ موسمی حالات کی وجہ سے لکڑی کی کوالٹی دن بدن خراب ہو رہی ہے۔

2۔ لکڑی کی کوالٹی خراب ہونے کی وجہ سے مارکیٹ قیمت بھی کم ہو رہی ہے جس سے مالکان اور حکومت دونوں کا نقصان ہے۔

3۔ مختلف مقامات پر پڑی لکڑی چوری ہونے، قدرتی آفات مثلاً سیلاب سے ضائع ہونے اور آگ لگنے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سوال نمبر دوہ زرہ یو سل درې اویا۔ دیکښې جې ما تپوس کړے وو د ونډ فال، د مارکنګ، د ځنګلاتو ځکه چې هغه په لکھونو مکعب فټ مارکنګ شوے دے په ټوله صوبه کښې یا خاصکر په ملاکنډ ریجن کښې، او ډیپارټمنټ ډیر په تفصیل باندې جواب راکړے دے خو هغوی جې یو ډیر Serious Concern show کړے دے۔ ډیپارټمنټ دا وائی جې چې په ملاکنډ ډویژن کښې، ملاکنډ شرقي او ملاکنډ غربي، 2529 ملین روپو لرګے هغه د روډ په غاړه باندې پروت دے او که دا لرګے مارکیټ ته رااونه رسی نو دا د حکومت د خزانې او د عوامو څوک چې رائلټي هولډرز دي، د هغوی ډیر نقصان دے۔ دغه شان په هزاره ریجن کښې جناب سپیکر صاحب! 3527 ملین

روپۍ، د دې لرګے، دا د روډ په غاړه باندې پروت دے او دا لرګے لګیا دے ورستیږی، دا د خزانې هم نقصان دے، دا د صوبې هم نقصان دے، دا د عوامو هم نقصان دے او دا چې کوم Concessionist دی، رائلټی هولډرز دی، د هغوی هم نقصان دے۔ محکمه وائی چې دې ونډ فال باندې حکومت پابندی لګولې ده او چې په دې وجه باندې مونږ دا لرګے نه شو راویستے او محکمه پخپله هم دا غواړی چې دا پابندی د د دې نه اوچته شی چې مونږ دا لرګے رااوباسو او دا د خلقو په استعمال کښې ورکړے شی، نو زه د منسټر صاحب نه پوښتنه وکړم او نن زما په خیال باندې په دې باندې میټنګ هم شوے دے، غالباً چې دا سې څه خوږې خوږې فیصلې به شوې وی نو منسټر، ایډوائزر صاحب که هغې نه مونږ خبر کړی۔

جناب سپیکر: جی اشتیاق صاحب۔

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، چونکه د لرګی چې کوم ذکر کیږی او دوئ چې کوم Volume ښودلے دے، دا بالکل ټهیک دے خو دا 2003 کښې چې کومه پالیسی جوړه شوې وه، د هغې تحت ونډ فال یا کومه پالیسی وه، د هغې لاندې دا لرګے نشو راوتے، اوس زمونږ کیبنټ د سائنټیفک منیجمنټ په نامه باندې یو پالیسی جوړه کړې ده او د هغې Approval تقریباً شوے دے او د هغې تحت چې کوم دا لرګے پروت دے، د هغې لاندې چې کوم Illicit cutting دے، غیر قانونی کټنګ دے، په هغې باندې جرمانه لګولې شوې ده او باقاعده چې کوم روډ سائډ ته پروت دے، کوم ډپو کښې پروت دے، په دې باندې مونږ تقریباً یو کمیټی هم جوړه شوې ده چې په هغې کښې زمونږ هزاره ملاکنډ کوهستان نه د دې نمائندګان پکښې ناست دی او نن هم په هغې باندې دا میټنګ شوے دے خو ان شاء الله مونږ یو اندازې ته اورسیدو خو صرف اوس په دیکښې چې کیبنټ ته باقاعده لاړشی او د هغې Approval راشی، د هغې په انتظار کښې یو، نو مونږ دغه طرف ته تیار یو چې دغه مال رااوځی او دا خپل ځایونو ته اورسی۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاه: تاسو وایئ چې اصولی طور فیصله شوې ده چې دا ونډ فال باندې چې کوم لرګے رارسیدلے دے، په دې به پابندی اوچته شی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی بالکل، چې کوم د سائنټیفک منیجمنټ په نامه باندې کومه پالیسی مونږ بائیس سال پس دې صوبې ته ورکړې ده، ان شاء اللہ د هغې تحت چې کوم لرګے دے او کوم په سائټ باندې پروت دے، کوم ډپو کښې پروت دے، کوم ځائې کښې ټینډر شوے دے، هغه به ټول ان شاء اللہ راشی او هغې باندې کوم چې Illicit cutting دے، غیر قانونی، په هغې به جرمانه وی جی۔

جناب جعفر شاہ: دا به ډیره ښه وی ځکه چې ډیر په نیک نیتئ باندې دا سوال ما کړے وو ځکه چې د اربونو روپو لرګے لګیا دے ورستیږی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی مونږ سره دا احساس دے بالکل، او دا د دې صوبې-----

جناب جعفر شاہ: ستاسو یقین دهانئ باندې زما یقین دے چې تاسو په فلور باندې اووئیل چې دا به اوشی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ٹھیک شو جی۔

Mr. Jafar Shah: Thank you very much. There any supplementary questions, I don’t know-----

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2193، مفتی فضل غفور۔

* 2193 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے مالی سال 12-2011 سے 14-2013 تک مائنز لیبر کی فلاح و بہبود پر صحت کی مد میں 37,06,863 روپے خرچ کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مالی سالوں کے دوران تعلیمی وظائف پر مبلغ 2,24,400/. خرچ کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تعلیم اور صحت کی مد میں جن مزدوروں سے جتنی مالیت کا تعاون کیا گیا، اسکی مکمل تفصیل بمعہ مزدوروں کے پتہ جات فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے مالی سال 2011-12 سے 14-2013 تک مائنز لیبر کی فلاح بہبود پر صحت کی مد میں 37,06,863 روپے خرچ کئے ہیں۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے کہ سال 12-2011 سے 14-2013 کے دوران تعلیمی وظائف پر مبلغ 2,24,400 خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) تعلیمی وظائف کی مد میں جن مزدوروں کے بچوں کو ادائیگی کی گئی، اسکی تفصیل ایوان کو فراہم کی ہے۔ صحت کی مد میں جو رقم خرچ ہوئی، اسکی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صحت کی مد میں بامپوخہ اور باغ ڈسپنسریز میں ہنگامی استعمال کیلئے دو عدد ایمبولینس کی خریداری پر مبلغ ./27,50,000 روپے خرچ کئے گئے۔

2۔ نیز میڈیکل آلات، دوائیوں، فرنیچر وغیرہ کی خریداری پر مبلغ ./9,56,863 روپے خرچ کئے گئے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی)

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ دا جی زما درې پرله پسې سوالونه دی او درې واړه د منرل ډیپارټمنټ سره Related دی۔ جناب سپیکر! زما د دې سوالاتو کولو مقصد چرته هم محکمه تنگول یا د هغې سره کنسرنډ منسټر صاحب چې هغه ډیر Energetic سړې دے ، هغه تنګول نه دی خو چونکه زما د حلقې د پچاس فیصد خلقو د روزګار تعلق د دې مائننگ ډیپارټمنټ سره دے ، د دې وجه نه د هغوی چې کوم ستونځې دی او د هغوی چې کوم مشکلات دی نو هغه به زه ستاسو په نوټس کښې لږ راولم او زما منسټر صاحب سره په دې حواله مشاورت هم شوے دے۔ جناب سپیکر! زمونږ سره چې کوم د مائنز او د منرل رجسټرډ لیبر دے ، د هغې تعداد دے سات هزار، په بونیر کښې او بیا چې کوم غیر رجسټرډ دی، د هغې تعداد دے پانچ هزار، بیا جناب سپیکر! د دې د پاره چې کومې کارخانې لګیدلې دی، په هغې کښې صرف په بونیر کښې چې کوم لیبر موجود دے ، د هغې تعداد دے پچیس هزار، بیا چې کوم د هغې د پاره ټرکونه دی، ایکسلیټرې دی، لوډرې دی، ډوزرې دی، دا هیوی مشینری ده، د هغې د ټولو جناب سپیکر! چې کوم د لیبر تعداد مونږ راغونډ کړو نو هغه څه بیالیس هزار Something ته رسیږی چې هغه صرف په بونیر کښې د دې ډیپارټمنټ سره هغه لګیا دی او کار کوی خو جناب سپیکر! هغوی د پاره چې کوم سهولیات پکار دی نو هغه سهولیات هغه د پالیسئ د عدم موجودګئ په وجه باندې هغوی ته نه دی ملاؤ او د دې بزنس نه سالانه څه د باره ارب روپو دا

بزنس کیږی چې په دیکښې ګورنمنټ ته د رائلټی په صورت کښې څه باره کروړ روپئ آمدنی راځی، ایکسائز ډیوټی راځی، بلنګ د ډیړه ارب نه Above دے سالانه، نو دا ډیر بزنس په بونیر باندې کیږی خو چونکه هغه خلقو ته هیڅ قسم-----

جناب سپیکر: شکریه جی۔ زما خیال دے مسیج به دغه کیږی، ټائم ډیر شارټ دے او دا وایم چې دا نور کوئسچنز هم Entertained شی، نو زما خیال دے چې کنسرنډ منسټر به جواب ورکړی۔ جی جی، جی ضمنی سوال، مطلب دا دے چې Already ستا کوئسچن خو کلیئر دے، هغه به جواب درکړی کنه، بیا دا نور خلق خفه کیږی کنه۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی ضمنی سوال، مطلب دا دے چې Already ستا کوئسچن خو کلیئر دے، هغه به جواب درکړی کنه، بیا دا نور خلق خفه کیږی کنه۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! مسئله مونږ ته دا ده چې د رائلټی کوم پانچ فیصد حصه ده، According to the rules دا به په پروډکشن ایریا کښې لګول پکار وی، د هغه خلقو د سهولیاتو د پاره، د هغې د پاره پالیسی نشته دے۔ زما به دا خواست وی چې دا کوئسچن به مونږ کمیټئ ته ریفر کړو د لیجسلیشن د پاره، د هغې د پاره، د پالیسئ جوړولو د پاره او منسټر صاحب زما سره په دیکښې Agree دے، هغه وائی دا بالکل ټهیک ده، د دې د پاره د پالیسی جوړه شی، دغه خلق د Facilitate شی او دوئ ته د سهولیات ورکړې شی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ ضیاء اللہ خان، ضیاء اللہ آفریدی۔

وزیر معدنیات: سپیکر صاحب، دا رائلټی خو لکه ما وختی هم اووئیل چې دا د تمباکو هغه شان نه ده، دا صوبائی خزانې ته ډائریکټ ځی۔ مفتی صاحب بیا هم Insist کوی نو زه وایم که زمونږ کمیټئ کښې بیا فنانس منسټر او سیکرټری هم پکښې راشی چې څه د پراونشنل ګورنمنټ څه پالیسی ده، په هغې باندې د ډسکس کړی۔

جناب سپیکر: تھیک دہ۔ (سیکرٹری اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) سیکرٹری صاحب! ان کی میٹنگ میں آپ فنانس منسٹر اور فنانس سیکرٹری کو بھی مدعو کرلیں، ٹھیک ہے؟

Is it the desire of the House that the Question No. 2193, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 2194, Mufti Fazal Ghafoor.

* 2194 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ماربل ایکسائز ڈیوٹی سے جمع شدہ ایک خطیر رقم حکومت کے ساتھ پڑی ہوئی ہے جس کو ماربل پروڈکشن ایریا میں مائنز لیبرز کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کرنا چاہیے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی کے 79 بونیر کی صوبہ بھر میں ماربل پروڈکشن میں زیادہ پیداوار ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس مد میں کل جمع شدہ رقم کتنی ہے، مالی سال 2014-15 کے دوران حکومت حلقہ پی کے 79 میں مزدوروں کی فلاح و بہبود کیلئے کس سکیم کے تحت کتنی رقم دے رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز مالی سال 2013-14 میں اس حلقہ میں حکومت کونسی سکیم کیلئے کتنی رقم کی منظوری دے چکی ہے؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ماربل اور دوسرے معدنیات پر ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں وصول شدہ رقم صوبائی حکومت کے خزانے میں متعلقہ ہیڈ آف اکاؤنٹ کے تحت جمع کی جا چکی ہے جسے ماربل اور دوسرے معدنیات کے پروڈکشن ایریاز میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جا رہی ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) صوبائی حکومت کو ہر سال ڈویژن کی سطح پر ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں وصولی ہوتی ہے جو صوبائی خزانے میں جمع کی جاتی ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن سے گزشتہ تین سالوں (2011-12 تا 2013-14) کے دوران ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں حاصل شدہ رقم مبلغ 2 کروڑ 39 لاکھ روپے صوبائی خزانے میں جمع کی جا چکی ہے۔ مالی سال 2014-15 کیلئے ضلع بونیر سے تجاویز نہیں آئی ہیں، معدنیات کے پیداواری علاقوں میں

مزدوروں کی فلاح کے منصوبوں کیلئے تجاویز آنے پر رقم کی منظوری دیجائے گی۔ سال 14-2013 میں بامپوخہ ضلع بونیر میں ماربل کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو پینے کے صاف پانی کے منصوبے پر مبلغ 41 لاکھ 29 ہزار 417 روپے کی لاگت سے کام جاری ہے جو کہ رواں مالی سال میں پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ 14-2013 میں تعلیمی وظائف کے سلسلے میں مبلغ ایک لاکھ 63 ہزار 200 روپے کی ادائیگی کی جاچکی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا ټول جی سټینډنګ کمیټۍ ته ریفر شول جی۔

جناب سپیکر: 2195۔

* 2195 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ معدنیات کے زیر انتظام حلقہ پی کے 79 بونیر میں آبنوشی کی مختلف سکیمزاور ٹیوب ویلز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان ٹیوب ویلز میں بعض فعال اور بعض غیر فعال ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو فعال اور غیر فعال سکیمز کی الگ الگ تفصیل بمعہ مقامات فراہم کی جائے، نیز غیر فعال ٹیوب ویلز کی مرمت اور فعالیت پر آنے والے اخراجات کا تخمینہ جات اور حکومتی پالیسی کی وضاحت بھی کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) محکمہ معدنیات کے زیر انتظام ضلع بونیر میں بامپوخہ کے مقام پر جس میں حلقہ پی کے 79 بمقام بامپوخہ ماربل کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو پینے کے صاف پانی کا منصوبہ زیر تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی منصوبہ اور ٹیوب ویل موجود نہیں۔

(ب) محکمہ معدنیات کا مندرجہ بالا آبنوشی منصوبہ کے علاوہ پہلے سے کوئی ٹیوب ویل نہیں جس کی فعالی اور غیر فعالی کا محکمہ کو علم ہو۔ اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا جائے۔

(ج) محکمہ معدنیات کا ضلع بونیر میں پہلے سے کوئی ٹیوب ویل نصب نہیں جس کی فعالی اور غیر فعالی کا ریکارڈ مرتب کیا جاسکے اور مرمت اور فعالیت پر آنے والے اخراجات کا تخمینہ لگایا جاسکے۔

جناب سپیکر: دا هم د دې سره دے؟

مولانا مفتی فضل غفور: اؤ جی دا هم۔

جناب سپیکر: اوکے۔ 2228، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2228 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں کوہاٹ سیمنٹ فیکٹری کے علاوہ دیگر جپسم فیکٹریاں بھی موجود ہیں جن کی آلودگی سے ماحول خراب ہو رہا ہے ؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے ماحول کو صاف رکھنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، کوہاٹ میں کوہاٹ سیمنٹ فیکٹری کے علاوہ جپسم کی چھ (06) کارخانے بھی موجود ہیں۔

(ب) صنعتوں کی نگرانی پاکستان ماحولیاتی ایکٹ مجریہ 1997 سیکشن 11 کے تحت باقاعدگی سے کی جاتی ہے اور اسی قانون کے سیکشن 16 کے تحت خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس اور ماحولیاتی تحفظ کے احکامات جاری کئے جاتے ہیں۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں مذکورہ قانون کے تحت کیسز تیار کر کے ماحولیاتی عدالت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ ادارہ تحفظ ماحولیات نے مذکورہ جپسم فیکٹریوں کا معائنہ کیا، ان تمام چھ (06) کارخانوں کو ماحولیاتی تحفظ کے احکامات جاری کئے گئے جس میں کارخانوں کو ہوائی آلودگی پر قابو پانے کیلئے ڈسٹ کنٹرول روم قائم کرنا اور کارخانوں کے احاطوں میں شجرکاری کرنا شامل تھا۔ ادارے کی طرف سے دیئے گئے احکامات کی تصدیق کیلئے ان کارخانوں کا دوبارہ معائنہ کیا گیا جس میں دو کارخانے بند پائے گئے اور چار کارخانوں نے ادارے کی طرف سے دیئے گئے احکامات پر عمل درآمد نہیں کیا تھا۔ احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر ان چار کارخانوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کیلئے ان کے خلاف کیسز تیاری کے مراحل میں ہیں اور جلد ماحولیاتی عدالت میں مزید کارروائی کیلئے پیش کر دیئے جائیں گے۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہاں پر میں نے یہ کوہاٹ میں جو سیمنٹ فیکٹری ہے، جپسم کی فیکٹریاں موجود ہیں، ان سے ماحول کی آلودگی کے بارے پوچھا ہے، جناب! انہوں نے یہ بتایا ہے کہ چھ مختلف کارخانے ہیں اور اس کی قانونی سیکشن کے تحت خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس اور ماحولیاتی تحفظ کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ان فیکٹریوں سے عوام کو کافی مسائل درپیش ہیں اور لوگوں کو اس سے خارش اور چیسٹ کی بیماریاں ہو چکی ہیں اور محکمہ ماحولیات ابھی تک صرف نوٹس اور تحفظ کے احکامات جاری کر رہا ہے، ابھی تک اس کے خلاف کوئی کیسز عدالت میں نہیں

کئے گئے ہیں اور نہ کوئی شجر کاری کی مہم کی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور لوگوں کو مزید بیماریوں سے بچایا جائے۔

جناب سپیکر: جی اشتیاق صاحب۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر، بی بی چې کوم طرف ته اشاره کړې ده، په ډیکبنې د جپسم مونږ سره شپږ کارخانې په کوهاټ کبنې موجود دی، په 97 کبنې چې کوم ایکټ دے، د هغې لاندې سیکشن 11 اور سیکشن 16 لاندې مونږ هغوی ته نوټسز هم ورکوؤ باقاعده او هغوی ته چې کوم د ماحولیات، جو بھی ہمارا وہ ہے، اس کو ہم باقاعدہ نوٹس بھی دیتے ہیں اور اس میں، چھ میں سے تقریباً دو جپسم کے جو کارخانے ہیں، وہ بند ہو چکے ہیں، تقریباً کوئی چار ایسے ہیں جس کو ہم نے نوٹس دیئے ہوئے ہیں اور باقاعدہ طور پر ان کو Follow کیا جاتا ہے اور ان سے پوچھا جاتا ہے، تو ان شاء اللہ جتنے بھی تحفظات نجمہ بی بی کے ہیں، ان شاء اللہ وہ کرینگے اور ان کو ان شاء اللہ Follow بھی کرینگے اور ان سے پوچھیں گے بھی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، میڈم!

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر صاحب! اس پر کوئی باقاعدہ عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے، یہ جو ہے تو یہاں پر بڑی بڑی ڈکیتی اور چوری کے کیسز پر کارروائی نہیں ہوتی، تو یہ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ، جو کہ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اشتیاق خان۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہمارے کچھ کیسز کورٹ میں بھی ہیں اور باقاعدہ اس کو ہمارا جو ڈی جی انوائرنمنٹ ہے، اس کو Follow کرتا ہے اور باقاعدہ اس کی پوچھ گچھ ہوتی ہے، ان کو ہم نے انسٹرکشنز بھی جاری کی ہوئی ہیں کہ وہاں پر درخت بھی لگائیں اور باقاعدہ ایک ڈسٹ روم بھی بنایا جائے تاکہ وہاں پر یہ جو ڈسٹ ہے، جو وہاں سے باہر نکلتا ہے، اس سے لوگوں کو تحفظ پہنچایا جا سکے۔ اس پر میں باقاعدہ تسلی بھی دیتا ہوں بی بی کو کہ ان شاء اللہ آئندہ بھی اس کو Follow کرینگے اور جو بھی تحفظات ہوں، ان کو دور کرینگے ان شاء اللہ۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں یہ جو تین چار مسلسل ایک ہی روڈ پر ہیں، یہ جپسم کے جو کارخانے ہیں نا، تو ایک ہی پنڈی روڈ پر سیمنٹ فیکٹری بھی اور تین چار، اس سے کافی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا کہ یہ چھ کارخانے تھے، اس میں دو بند ہو چکے ہیں اور باقی چار ہیں، ان کو ہم نے نوٹس بھی دیئے ہوئے ہیں اور ان کو ہم Follow کر رہے ہیں، آپ فکر نہ کریں، ان شاء اللہ یہاں سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشنز بھی جاری کرتا ہوں کہ دوبارہ بھی ان کو Follow کریں اور آپ کو باقاعدہ اس کا، اگر آپ کو کوئی تحفظات ہیں تو ڈی جی انوائرنمنٹ کے ساتھ آپ بیٹھ بھی سکتی ہیں، میں بھی ہوں گا ان شاء اللہ، جو بھی بات ہو گی، ان شاء اللہ آپ کے سامنے ہو گی۔

محترمہ نجمہ شاہین: چلیں شکریہ۔

جناب سپیکر: پانچ منٹ باقی ہیں کوئسچنز آور میں، پانچ منٹ باقی ہیں۔ جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہیں، او کے۔ نیکسٹ 2229، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2229 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ ماحولیات میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر اضلاع سے تعلق رکھنے والے افراد بھی بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) اخبار میں دیئے گئے اشتہارات کی تفصیل؛

(ii) بھرتی شدہ افراد کے نام اور ولدیت؛

(iii) ضلع کا نام اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، کوہاٹ ڈویژن کے ضلع کوہاٹ، ضلع ہنگو اور ضلع کرک میں محکمہ ماحولیات کے کچھ ذیلی شاخوں میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ ماحولیات کے ذیلی محکمہ تحفظ ماحولیات میں صوبائی پراجیکٹ پالیسی کے تحت کوہاٹ سے تعلق رکھنے کے علاوہ دیگر علاقوں سے بھی کنٹریکٹ پر چند افراد بھرتی کئے گئے ہیں۔ (تفصیل ضمیمہ الف)۔ فارسٹ ریجن I میں شامل ضلع ہنگو اور ضلع کرک کے علاوہ ضلع کوہاٹ میں کسی قسم کی بھرتی نہیں ہوئی ہے (تفصیل ضمیمہ ب) محکمہ جنگلی حیات میں بھی مذکورہ بالا اضلاع میں بھرتیاں کی گئی ہیں (تفصیل ضمیمہ ج)

(ج) (i) اخبار میں دیئے گئے اشتہارات کی (تفصیل ضمیمہ د)

(ii) بھرتی شدہ افراد کے نام اور ولدیت (تفصیل ضمیمہ ج، س)

(iii) بھرتی شدہ افراد کے ڈومیسائل کی تفصیل بھی (ضمیمہ ج، س) پر درج ہے۔ تمام ضمیمہ جات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی میں اس کو تسکین سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ 2237، نجمہ شاہین۔

* 2237 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کوہاٹ میں صوبائی حکومت کی اراضی موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اراضی کوہاٹ میں کہاں کہاں پر واقع ہے اور اس کی تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈپٹی کمشنر نے رپورٹ کی ہے کہ ضلع کوہاٹ میں درج ذیل موضع جات میں سٹیٹ لینڈ موجود ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل کوہاٹ۔

نمبر شمار	نام موضع	سرکاری اراضی (ایکڑ)	زیر قبضہ
1	چھمبئ	2621	داخیلکاران قابضین
2	گنڈیالی بالا	2399	ایضاً
3	توغ / بابری بانڈہ	1088	ایضا
4	شاہ پور	6325	ایضا
5	بورکہ	13240	ایضا
6	جرماں	2604	غیر داخیلکاران قابضین
	کل رقبہ تحصیل کوہاٹ	28347ایکڑ	

تحصیل لاچی (موضع شکردرہ بمقام رکھوٹپی) کل رقبہ 6853ایکڑ، 13مرلہ۔ تفصیل درج ہے۔

نمبر شمار	مقبوضہ	رقبہ	قسم

1	جنگلات	52432کنال،11مرلہ	بنجر قدیم 46453 کنال، 6 مرلہ غیر ممکن588کنال،11مرلہ
2	ڈپٹی کمشنر	2236کنال،6مرلہ	دریائے سندھ
3	رفاع عام	7کنال،5مرلہ	غیر ممکن تالاب
4	شارع عام	36کنال،19مرلہ	غیر ممکن راستہ
5	مقبوضہ اہل اسلام	57کنال،18مرلہ	غیر ممکن قبرستان
6	محمد کریم وغیرہ اجارہ داران	13کنال،2مرلہ	اندراج1971-72
7	آبادی دیہہ (مقبوضہ)	41کنال،4مرلہ	غیر ممکن آبادی
	کل رقبہ	54824کنال،13مرلہ	(6853ایکڑ،13مرلہ)

محترمہ نجمہ شاہین: میں اس کوئسچن سے بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: 2255،زرین گل صاحب۔

* 2255 _ جناب زرین گل: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)آیایہ درست ہے کہ محکمہ نے صوبے میں مختلف جگہوں پر لکڑ کے سیل ڈپو قائم کئے ہیں؛

(ب)اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو توانکی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں قائم ہیں اور انکے اجراء کا طریقہ کار واضح کیا جائے؟

سید محمد اشتیاق(معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف)جی ہاں۔

(ب) محکمہ جنگلات کے تحت تین فارسٹ ریجنز پشاور، ملاکنڈ، ہزارہ اور فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے مختلف علاقوں میں لکڑ کے سیل ڈپو قائم ہیں جسکی تفصیل ضمیمہ (الف)، ضمیمہ (ب)، ضمیمہ (ج) اور ضمیمہ (د) تمام ضمیمہ جات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، ډیره مننه، سوال نمبر2255۔ محترم سپیکر صاحب، زما د دې سوال مطلب چې وو، جواب دوئ مکمل راکړے دے، د دې محکمې، زه لږ تاسو ته یوه مختصره خبره کوم چې دا ولې ما دا کوئسچن کړے

دے؟ دا جی زه دیر کمراټ ته تلے ووم د نومبر په پهلا هفته کښې، زه د محمد علی میلمه ووم، د ده په دیره کښې میلمه ووم نو ما ده ته اووئیل چې هلکه تا زمونږ څه میلمستیا وکړله؟ نو ما ته ئے اووئیل چې د پنځوس زرو روپو خو ما لرګی اوسوزول تودولو له، نو ما وئیل ګنی دا دیار لرګی دی، نو دا ټکړې چې کوم دی، دا نیمه ګهنټه چې ته ورته تود شوے نو دا د پنځوس زرو روپو وو، نو ما وئیل چې دا لرګے دلته هسې ضائع کیږی، دا ټکړې دلته پرتې دی نو آیا د دې نه څه شے نه جوړیږی چې دا په لاهور او پنډئ کښې چې دا ټائیلونه ترې جوړیږی نو دیار یو فټ په دوه نیم زره روپئ فټ دے نو دا ضائع کیږی دا لرګے، نو وئیل ئے چې دلته سیل ډپو نشته، نو ما ورته اووئیل چې راکړئ درخواست چې دلته، نو ما ته فارسټ ډیپارټمنټ اووئیل چې کوم ځائې کښې ځنګلې وی نو هلته سیل ډپو اجازت مونږ نه ورکوؤ۔ نو دلته خو په ملاکنډ کښې او په هزاره کښې سیل ډپوان شته نو زه دا وایم ستاسو په وساطت وزیر صاحب ته چې یره کمراټ کښې د یو سیل ډپو منظوری ورکړی او هلته لرګے هسې ضائع کیږی، هلته د سمال انډسټری دغه جوړ کړی چې هغې کښې څه دغه کیږی، ټائیلز وغیره، د خلقو روزګار به هم جوړ شی، لرګے به هم نه ضائع کیږی او د هغې په ځائې د دې ګیس بندوبست وکړی، د سلنډرو یا د دغه چې دا لرګے نه ضائع کیږی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاه: دیکښې جی، زما یو پوائنټ دے جی۔

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاه: یو پوائنټ دے جی، تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی بِسۡمِ اللّٰہِ۔

جناب جعفر شاه: دیکښې جی زما دا پوائنټ دے، دې سلسله کښې ما یو قرارداد سیکرټریټ کښې جمع کړے دے، ما اوس خپل ورور سره هم خبره وکړه، او هغې کښې هغه پوائنټس چې کوم ځائې کښې سیل ډپو پکار دی، د هغې نشاندهی مې

هم کړې ده، که هغه قرارداد زما راشی، هغه به هم مونږ متفقه طور منظور کړو، نو زما خیال دے چې ایډوائزر صاحب به دې سره هم Agree شی۔

جناب سپیکر: جی اشتیاق صاحب۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر، زرین گل صاحب چې کوم-----

جناب سپیکر: ایک منٹ اشتیاق بھائی، ایک منٹ، نلوٹھا صاحب کیا فرمارہے ہیں؟ جی!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ ضمیمہ (ج) میں جو جواب دیا گیا ہے، سنٹرل سیل ڈپو گوہر آباد، حویلیاں کا سر! نام غلط لکھا گیا ہے۔ چونکہ حویلیاں میرا حلقہ ہے اور حویلیاں کو اب مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے، موٹروے کا وزیراعظم صاحب نے وہاں پر افتتاح کیا، تو پھر بھی انہوں نے نام غلط لکھا ہے، حویلیاں کا نام درست کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی لیڈر بھی حویلیاں کا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: حویلیاں کا نام درست کیا جائے۔

جناب سپیکر: ہاں، بالکل حویلیاں ہماری بہت پیاری ہے اور پارلیمانی لیڈر بھی حویلیاں سے ہیں تو ہمارے لئے بہت زیادہ Respectable جگہ ہے۔ جی جی، بخت بیدار صاحب! نن خو ډیرې زیاتې خبرې د اونکړې؟

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بخت بیدار: هلته دې ایس آئی ډی پی کبنې خپله زمکه سرکاری شته، دغه دیر کبنې، محمد علی ته به هم پته وی، زه دا وایم که هلته مقامی یوه کارخانه د دې نه جوړه کړی، فرنیچر به جوړیږی، بل څه به جوړیږی، بل څه به جوړیږی، دې صوبې ته به هم فائده راځی او هلته به مقامی خلقو ته روزګار هم ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: اشتیاق صاحب، جی اشتیاق ارمڑ۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی زه دې خپلو ملګرو سره بالکل Agree کوم، په دیکبنې زمونږ سیل ډپو شته او کوم ځائې کبنې چې دا لرګی راځی او ضائع کیږی او چې کوم ځائې کبنې د Wood Processing Units چې زمونږ د لاندې دی، هغه یو حویلیاں چې مونږ کوم اوس ان شاء الله پراسیس کبنې دے، د دې نه

علاوہ زمونږ مانسهرې کښې هم دے خو څنګه چې دې ملګرو دا ما ته یوه مشوره راکړه، زه مشکور یم په دیکښې دې نلوټها صاحب هم او دې نورو ملګرو هم، او مونږ سره کوم ځائې کښې هم ځائې Available وی نو چې هلته کښې یو پراسیسنګ یونټ لګیدے شی نو ولې نه؟ او چې هغه لرګی مونږ پکار راوستې شو او د خلقو پکار راتلې شی نو زه تاسو سره Agree یم جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سلیم صاحب! سلیم صاحب! آپ چترال سے ہیں اور آپ کی بالکل، کیونکہ ٹائم بھی ختم ہے، میں صرف آپ کو آخری وہ دیتا ہوں سلیم صاحب، سلیم چترالی، سوری، سوری، سردار صاحب، سردار حسین۔

<u>جناب سردار حسین (چترال):</u> سر، منسٹر صاحب جنگلات کے ہمارے چترال میں دو تین ڈپوؤں کا ذکر یہاں پر ہے۔ وہ ہم پر /4800 روپے کی لکڑی کا ریٹ ہے، /4800 روپے، سرکاری ریٹ۔ اس اماؤنٹ کی وجہ سے سارے جتنی بھی سرکاری عمارتیں ہیں وہ ہم پر لاکھوں فٹ کے حساب سے وہاں پر لکڑی کا خرچہ ہو چکا ہے لیکن اگر اس کے ڈیپارٹمنٹ میں آئے تو ان کے پاس ایک لاکھ روپے بھی میرے خیال میں نہیں ہونگے۔ ساری جو لکڑی ہے وہاں سے یہ /4800 روپے کی وجہ سے سمگل ہو رہی ہے اور ان کی اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ، ڈپو کی لکڑی پڑی ہوتی ہے وہاں /4800 روپے ہے اس کے بجائے 900, 800 روپے میں ٹھیکیداروں کو بھیجتے ہیں۔ جب اس طرف سے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ میں میں نے عمارتوں اور پلوں کو دیکھا اس میں لاکھوں، ہزاروں فٹ لکڑی استعمال ہو چکی ہے وہ کہاں سے لا کے وہ پل بنائیں، کہاں سے لا کے وہ بلڈنگیں بنادیں۔ اگر اتنا پیسہ، اگر یہ استعمال ہو چکا ہے اتنا پیسہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں ہونی چاہئیے تو Kindly وہ تفصیل بتادیں کہ بھئی ان کے پاس کتنا پیسہ ہے اگر ان کا ڈپو تھا، ان کے ڈپو سے لکڑیاں لی گئی ہیں، یہی میرا کوسچن ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔ یہ کوسچن تو آپ Proper لے کے آئیں، لیکن یہ سپلیمنٹری ہوتا ہے چلو جی اشتیاق صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے ماحولیات:</u> سر جی، جس طرح میرے بھائی نے سوال اٹھایا ہے، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہم نے پوری طرح کرپشن کو ختم کیا یا سمگلنگ کو ختم کیا ہے لیکن ایک حد تک اس پر ہم نے قابو پا لیا ہے اور جس طرح میرے بھائی نے یہ کہا ہے کہ یہاں پر جو لکڑی جاتی ہے، اگر اس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی Involve ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور میں تسلی دیتا ہوں اپنے دوست کو کہ ان

شاء اللہ اس کیلئے ہم اکٹھے ہو کے سارے کام کریں گے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس طرح کی جو Illegal یا Illicit cutting یا کوئی اور کام ہو رہا ہے، اس کو ان شاء اللہ ہم قابو کریں گے۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! مطمئن ہیں؟ لیکن میں نے کہا کہ کل والی ایسی ڈسکشن ہو جائے، زرین گل صاحب! مطمئن ہیں اس حوالے سے؟ میرے خیال میں بات ختم ہو گئی، نماز کا ٹائم بھی ہے، بریک بھی ہے، میں صرف اس موقع پر اپنے صحافی بھائیوں سے ایک ریکویسٹ کرونگا اور خاصکر پرنٹ میڈیا تو ماشاء اللہ بہت اچھی کوریج کر رہا ہے لیکن الیکٹرانک میڈیا سے ہمارا گلہ ہے، اس طرح ہے نا جی؟ مطلب اتنی سیریس ہماری وہ ہوئی اور الیکٹرانک میڈیا نے مطلب ہماری خاصکر جو ریزولیوشن پاس ہوئی ہے، اس کو وہ نہیں دی، تو میں خاصکر ایکسپریس کا بھی اس میں بہت زیادہ وہ کرونگا کہ بہت اچھے طریقے سے ہماری وہ کر رہے ہیں، میں آپ کو خاصکر اس حوالے سے خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں کہ ایکسپریس بہت اچھا، تو آپ سے ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ اسمبلی کی آواز آپ کے تھرو پہنچے گی، آپ لوگ تھوڑا یہ جو ہمارے سیریس ایشوز ہیں، اس کو Properly highlight کریں۔ مہربانی۔ تھینک یو، السلام علیکم۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواست، صرف ایک، آج ایک۔ جناب ابرار حسین صاحب نے 06-01-2015 کیلئے چھٹی کی درخواست دی ہے۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Mr. Shah Faisal Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 54.

نشته؟ ډیفر به ئے کړو، پینډنګ، پینډنګ. جي جانان، مفتي صاحب.

مفتي سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ. جناب سپیکر صاحب! زه پرون اسمبلۍ کښې نه ووم، زما ډیر اهم سوالونه وو خو زما علاقه کښې یو ډیره مشکله مسئله ما ته راپیښه وه. هغه مسئله دا وه چې "دلن" یونین کونسل چې څومره دیهات دی، هغه دیهات او د ګرګری خلق راوتي وو، دغه خلقو روډ بند کړے وو او بالکلاً یو بل ته آمنے سامنے وو. هغې خلقو نه زه چې کله خبر شوم نو زه د شپې

ساړهې دس بجې هلته ما ځان اورسولو دې حالاتو کښې، ما ته دا پته وه چې که چرې زه او یا داسې کسان ورنشی، هغه خلق خپل مینځ کښې به په جګړې باندې واوړی، هغې خلقو روډ بند کړے وو۔ جناب سپیکر صاحب، دواړه فریقینو سره مونږ ملاؤ شو، تقریباً مازیګر، پرون مازیګره پورې د هغوی مینځ کښې جرګه وکړله خو د هغه خلقو، د دواړه فریقینو د خبرو چې کومه خلاصه وه، هغه خلاصه دا وه چې ګیس کمپنۍ مونږ په زوره باندې دغه کوؤ، مونږ جنګوی، دا قومونه مونږ انتشار ته مخامخ کوی، دا قومونه مونږ دشمنۍ ته تړی، ګیس کمپنۍ والا ګرګری چې کوم ځائې کښې پلانټ دے، هلته کښې یو والډ لګولے دے، هغه والډ ګرګرۍ والا ته وائی چې دیکښې دلن یونین کونسل، حالانکه درې کوهیان زما حلقې کښې دی، د هغې مراعات ګرګرۍ چې کوم کلے دے، هم هغه ته ملاویږی، ټول صوبې ته ټول ملک ته ملاویږی۔ هغه خلق راوتی وو، هغوی وئیل چې دا مونږ سره ظلم دے چې هغه خلق لاړ شی ګیس والا هغوی ته وائی چې دا والډ بند کړئ ورپسې، چې والډ بند کړی، د ټول یونین کونسل خلق رااوځی، روډ بند کړی، انتشار جوړ کړی۔ پرون بیا هغوی سره مونږ دا معاهده وکړه چې یوې میاشتې پورې تاسو به ګیس نه بندوئ، دلن یونین کونسل ته به خپل ګیس ځی او تاسو ته به خپل ګیس رسی، مسئله به مو حل وی، مونږ ته ئے اووئیل چې صحیح ده، دیکښې مونږ سره ایس ایچ او او اے سی صاحب او متعلقه چې څومره کسان دی، دا مونږه سره دې جرګې کښې راسره وو تقریباً د مازیګره پورې، سپیکر صاحب! پکار دا وه چې ګیس کمپنۍ مسئله حل کړی، هغوی ته دا مناسب ده چې علاقو کښې انتشار نه جوړوی، هغوی په ځائې د دې باندې چې د خلقو مینځ کښې صلح وکړی، هغه خلقو ته یو هډوکے مینځ کښې اچوی چې دا خلق په دې باندې جګړه وکړی او دې خلقو کښې انتشار پیدا شی۔ حکومت پرون لګیدلے دے تقریباً یو څلویښتو کسانو خلاف ئے ایف آئی آر هم کټ کړے دے، زما به ستاسو دغه کرسۍ ته او دغه ایوان ته به مې ګزارش وی چې دا خلق بلکه زه به دغه خلقو نه مخکښې ووم، جناب سپیکر صاحب! چې زما د حلقې نه درې د ګیس کوم کوهیان دی، دغه کوهیانو ته او بیا زه دې ته مجبور ووم چې د کوهیانو نه بیا مونږ سپلائی بندوؤ۔ یو میاشتې پورې که صوبائی حکومت یا که چا سره دا

مسئله متعلقه ده۔ هغه خلقو که زمونږ غور اوغوښتلو جناب سپیکر صاحب! غور ئے اوغوښتو، دا خبره ما دغې اسمبلئ ته راوړله او ستاسو مخکښې مې کېږدله چې دا څومره قصوروار دی، ګیس محکمې کښې داسې خلق دی، کمشنر صاحب د دې نه خبر دے، ډپټی کمشنر د دې نه خبر دے، ډی آئی جی صاحب، دا ټول خلق د دې نه خبر دی۔ جناب سپیکر صاحب، بله ورځ کرک کښې یو انتشار تاسو لیدلے دے، بیا صوبائی حکومت هم پریشان وو او هغه ځائې کښې چې کوم متعلقه خلق وو، هغه هم پریشان وو۔ جناب سپیکر صاحب! دغه پریشانئ زه خپل تحصیل کښې ګورم، دغه پریشانئ زه ضلع هنګو کښې ګورم او د دغه زه ذمه دار فورم باندې دا خبره کوم چې د دغې ټول انتشار ذمه وار دا د ګیس کمپنی ده۔ تاسو ته به مو دا ګزارش وی چې دا مسئله د باهمی طور باندې حل کړلې شی، دومره غټه مسئله نه ده خو قومونه په جنګونو باندې واوړی۔ جناب سپیکر صاحب! زه د یو ذمه دار سړی په مخکښې، بیا زه مخکښې ووم ورته، چې کومه سپلائی کیږی، هغه به بیا مونږه بندوؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکښې به داسې وکړو، جی یو منټ، دیکښې به داسې وکړو چې امتیاز شاهد صاحب! دیکښې دا مفتی جانان صاحب چې کوم ایشو دغه کړه، تاسو ملک قاسم صاحب او زمونږ ایګریکلچر منسټر اکرام الله صاحب، که ستاسو یو کمیټی جوړه کړو او تاسو د دوئ دا دغه وګورئ چې د دوئ دا کومه مسئله ده او دوئ له فیصله وکړئ نو دا به لږ تاسو درې واړه چې د دغه علاقې یئ او هغه وائی چې دوئ دا فیصله حل کړی۔ ټهیک شو؟

<u>مفتی سید جانان</u>: ګیس کمپنئ والا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ګیس کمپنئ والا به دوئ رااوغواړی کنه، ګیس کمپنی به ته، امتیازشاهد صاحب! تاسو چې میټنګ کوئ نو د ګیس کمپنئ والا هم رااوغواړئ او Concerned Deputy Commissioner او ډی پی او هم رااغواړئ او چې څه د جرګې مشران وی، هغه هم رااوغواړئ او مفتی جانان صاحب هم رااغواړئ نو جوائنټ دوئ له به یو فیصله اوکړئ تاسو۔ ټهیک شو جی؟ جی ملک قاسم صاحب، ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): شکریه جناب سپیکر۔ دا څه رنګې چې مفتی جانان صاحب اووئیل جی، زه د دې خبرې تائید کوم۔ حقیقت دا دے چې اګرچه دا د ده حلقه ده خو مونږ ته دا خلق راغلی دی، بل جی زمونږ خپله ضلع کښې دا څه رنګې چې ده اووئیل، دغه مسئله زما په ضلع کښې ده، تاسو به جی اخبارات، د میډیا ذریعې سره ټولو ته پته ده چې کرک کښې د ډیرو ورځو نه دا هړتالونه جلوسونه، فائرنګ او شیلنګ او آنسو ګیس متواتر استعمالیږی، زمونږ ټول قوم سراپا احتجاج دے چې د کرک کومه ضلع کښې کوم پریشر مسئله ده، دا څه رنګې، زمونږ ورونړه، دغسې دا ایس این جی پی ایل دا سې قسم ته زیاتے کوی۔ زما خصوصاً دا سې علاقه ده لکه د ګل صاحب خان صاحب په حلقه کښې ده، زما او د امتیاز قریشی صاحب په حلقه کښې ده، سپیشلی یونین کونسل میټها خیل کنده کرک او د نری پنوس او سپیشلی زما خپل کلی کښې ننه پورې جی چې کوم دے، ما Legal gas لګولے دے، دوئ خو وائی چې Illegal gas لګیدلے دے، ته جی خپله ورته سوچ وکړه چې یو طرف ته خو پچیس ارب روپئ غلا کیږی لګیا دے او بیا دوئ وائی چې د کرک کوهاټ او د هنګو خلق دا سې قسم خلق غلا کوی نو دا غلا چې دوئ کوله، مونږ څومره غلا به کړې وی؟ زمونږ خو پیداواری ضلعې دی، زمونږ علاقې ګیس ورکوی، کوهاټ ډویژن ټولې د ګیس علاقې دی، هغه علاقې اوسه پورې د پریشر نه محروم دی، هغې ته چې کوم دے لیګل، علاقې ته لیګل خلقو ته خپل حق نه ملاویږی، زه دا ریکویسټ کوم چې دا څه رنګې دا کمیټی تجویز دے، په دیکښې د کرک کوهاټ او د هنګو درې واړه ضلعې شاملې شی چې دا زمونږ مسئلې دا کوم خټک اتحاد فورم ته وینې چې هغه روزانه په دې لاء اینډ آرډر مسئله د هغې نه جوړیږی چې د کرک ضلعې سپیشلی چې کوم ده په دیکښې Touch شی او دا ټول ایس این جی پی ایل حکام۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل تاسو چې دے، امتیاز صاحب! تاسو دا درې واړه چې کوم دے تاسو چونکه Concerned هلته منسټرز یئ نو تاسو درې واړه د جنوبی اضلاع ایشو، تاسو کښینئ جرګه ورله وکړئ چې څه طریقه کار وی، هغه ورله دغه کړئ۔ میډم، میډم نګهت۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ رول 240 کے تحت رول 124 کو Suspend کروا کے ایک قرارداد جناب عالی! یہاں سے پیش کرنا چاہتی ہوں جو کہ ایک مشترکہ قرارداد ہے، تو اگر آپ کی اجازت ہو تو؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Madam Nighat Orakzai.

قراردادیں

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ مشترکہ قرارداد ہے، جناب محمد علی شاہ باچا صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب بخت بیدار خان، جناب عنایت اللہ صاحب، جناب امتیاز شاہد صاحب، جناب جعفر شاہ صاحب، جناب منور خان صاحب، جناب شہرام ترکئی صاحب اور نگہت اورکزئی صاحبہ۔

اس ایوان کو معلوم ہے کہ پاکستان خصوصاً خیبر پختونخوا گزشتہ کئی دہائیوں سے جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔ اس دوران جہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے قیام امن کیلئے قربانیاں دی ہیں وہاں عام شہریوں نے بھی جان کے نذرانے پیش کر کے اس ملک کو تحفظ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جان کی قربانیاں دینے والوں میں اعتزاز حسن بنگش اور آرمی پبلک سکول کے بچے اور اساتذہ کے نام نمایاں ہیں جن کی قربانیوں کی بدولت آج پوری قوم دہشتگردی کے خلاف یکجا ہوئی اور قومی اسمبلی میں اکیسویں ترمیم متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے۔ اعتزاز حسن نے گزشتہ سال آج کے دن یعنی 6 جنوری کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ضلع ہنگو میں اپنے سکول کے 300 سے زائد بچوں اور اساتذہ کی جان بچائی تھی۔ یہ اسمبلی اعتزاز حسن کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہنگو سے کوہاٹ تک کی سڑک کو شہید پاکستان اعتزاز حسن کے نام سے منسوب کیا جائے اور مزید یہ کہ نصاب تعلیم سے

فرضی قصے اور کہانیاں نکال کر اپنے ان ہیروز کی قربانیوں کی مثالیں شامل کی جائیں تاکہ آنے والی نسلیں بھی اسی قربانی کا جذبہ لیکر پروان چڑھ سکیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈووکیٹ</u>: تھینک یو، سر۔

اس ایوان کو معلوم ہے کہ پاکستان خصوصاً خیبر پختونخوا گزشتہ کئی دہائیوں سے جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔ اس دوران جہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے قیام امن کیلئے قربانیاں دی ہیں وہاں عام شہریوں نے بھی جان کے نذرانے پیش کر کے اس ملک کو تحفظ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جان کی قربانیاں دینے والوں میں اعتزاز حسن بنگش اور آرمی پبلک سکول کے بچے اور اساتذہ کے نام نمایاں ہیں جن کی قربانیوں کی بدولت آج پوری قوم دہشتگردی کے خلاف یکجا ہوئی اور قومی اسمبلی میں اکیسویں ترمیم متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے۔ اعتزاز حسن نے گزشتہ سال آج کے دن یعنی 6 جنوری کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ضلع ہنگو میں اپنے سکول کے 300 سے زائد بچوں اور اساتذہ کی جان بچائی تھی۔ یہ اسمبلی اعتزاز حسن کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہنگو سے کوہاٹ تک کی سڑک کو شہید پاکستان اعتزاز حسن کے نام سے منسوب کیا جائے اور مزید یہ کہ نصاب تعلیم سے فرضی قصے اور کہانیاں نکال کر اپنے ان ہیروز کی قربانیوں کی مثالیں شامل کی جائیں تاکہ آنے والی نسلیں بھی اسی قربانی کا جذبہ لیکر پروان چڑھ سکیں۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی امتیاز شاہد صاحب۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! مشترکہ قرارداد ہے۔

اس ایوان کو معلوم ہے کہ پاکستان خصوصاً خیبر پختونخوا گزشتہ کئی دہائیوں سے جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔ اس دوران جہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے قیام امن کیلئے قربانیاں دی ہیں وہاں عام شہریوں نے بھی جان کے نذرانے پیش کر کے اس ملک کو تحفظ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جان کی قربانیاں دینے والوں میں اعتزاز حسن بنگش اور آرمی پبلک سکول کے بچے اور اساتذہ کے نام نمایاں ہیں جن کی قربانیوں کی بدولت آج پوری قوم دہشتگردی کے خلاف یکجا ہوئی اور قومی اسمبلی میں اکیسویں ترمیم متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے۔ اعتزاز حسن نے گزشتہ سال آج کے دن یعنی 6 جنوری کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ضلع ہنگو میں اپنے سکول کے 300 سے زائد بچوں اور اساتذہ کی جان بچائی تھی۔ یہ

اسمبلی اعتزاز حسن کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہنگو سے کوہاٹ تک کی سڑک کو شہید پاکستان اعتزاز حسن کے نام سے منسوب کیا جائے اور مزید یہ کہ نصاب تعلیم سے فرضی قصے اور کہانیاں نکال کر اپنے ان ہیروز کی قربانیوں کی مثالیں شامل کی جائیں تاکہ آنے والی نسلیں بھی اسی قربانی کا جذبہ لیکر پروان چڑھ سکیں۔"

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا میں، معزز اراکین اسمبلی نے کچھ یہ بھی کو نسچن کیا ہے کہ جتنی ریزولیوشنز پاس ہوتی ہیں، ان پر عمل درآمد کتنا ہوتا ہے؟ میں اس کے بارے میں ایک Review دیکھنا چاہتا ہوں، سیکرٹری صاحب! آپ Concerned دیکھ لیں کہ جو ریزولیوشنز پاس ہوئی ہیں، ان کے بارے میں عمل درآمد کتنا ہوا ہے اور اگر نہیں ہوا ہے تو یہ اس معزز ایوان کو اس کے بارے میں، ہم ان کو Inform کرینگے تاکہ پتہ چلے، وفاقی حکومت یا صوبائی جو بھی ہو، ہم اس کے بارے میں کم از کم یہ دیکھ لیں کہ ہماری قرارداد کو کتنی اہمیت دی جاتی ہے؟ ہاں یہ کافی ہیں، تین لوگ۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

ملک قاسم! ملک قاسم، ملک قاسم، دیکھو اس طرح نہیں ہے، آپ نے اس کو ڈسکس نہیں کیا ہے، جو ڈسکس ہوا ہے، پارلیمانی لیڈروں نے آپس میں ڈسکس کیا ہے؟ (مداخلت) نہیں اس طرح نہیں ہوتا جی، وہ اس طرح، ملک قاسم صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ مشترکہ قرارداد، جناب ملک قاسم خان خٹک، جناب ضیاء اللہ بنگش صاحب، مفتی سید جانان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ، جناب سید جعفر شاہ صاحب، محترمہ نجمہ شاہین ایم پی اے، جناب امتیاز شاہد صاحب، جناب امجد آفریدی صاحب، جناب شاہ فیصل خان، جناب شہرام خان ترکئی، جناب محمد علی شاہ صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا، محترمہ دینا ناز صاحبہ، جناب گل صاحب خان صاحب۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق 158 کی رو سے قدرتی گیس جس علاقے، صوبے میں واقع ہوگی، اس سرچشمے سے پہلے علاقے / صوبے کی ضروریات پوری کی جائیگی لیکن حال ہی میں سوئی نادرن گیس پائپ لائن لمیٹڈ نے ایک بہت بڑی پائپ لائن بچھانے کا آغاز کیا ہے جو کہ ضلع کرک اور ضلع کوہاٹ سے ہوتے ہوئے براہ راست فیصل آباد اور پنجاب کے دیگر بڑے شہروں کو بچھائی جارہی ہے جو آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور ضلع کرک، ضلع کوہاٹ، ضلع ہنگو کیساتھ خصوصاً اور خیبر پختونخوا کے عوام کے کیساتھ عموماً ناانصافی اور بدنیتی پر مبنی ہے، نیز صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام میں عموماً اور ضلع کرک کوہاٹ اور ضلع ہنگو میں خصوصاً بے چینی پیدا ہوگئی ہے جس سے امن وامان کا مسئلہ پید ہوسکتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ آئین پاکستان کی اصل روح کے مطابق ترجیحاً ضلع کرک، ضلع ہنگو، ضلع کوہاٹ اور خیبر پختونخوا کے دیگر اضلاع کو قدرتی گیس مہیا کی جائے اور تاوقت مذکورہ پائپ لائن فیصل آباد اور پنجاب کے دیگر علاقوں کی طرف جو بچائی جارہی ہے، اس پر فی الفور کام بند کیا جائے، نیز خیبر پختونخوا کی ضرورت پوری ہونے کے بعد فالتو گیس دوسرے صوبوں کو دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی Next بہ څوک؟ زما خیال دے دا کافی دے، دا د ټولو د پاره مشترکه طور وشو۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Muhammad Ali Sahib.

<u>جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دا مشترکه قرارداد دے جی، شهرام خان ترکئ صاحب، مشتاق غنی صاحب، عنایت الله خان صاحب، زرین گل صاحب، سردار حسین صاحب، سید جعفر شاه صاحب، بخت بیدار صاحب، ارباب اکبر حیات صاحب او محمد علی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ملاکنڈ چونکہ ملاکنڈ ڈویژن فری ٹیکس زون ہے، وہاں پر کسی قسم کے کوئی ٹیکس چارجز نہیں ہیں جو موبائل کمپنیاں ملاکنڈ ڈویژن میں ہیں، موبائل کارڈ لوڈ کرتے وقت 24.99 روپے وفاقی حکومت ٹیکس وصول کرتی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ

وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں موبائل فون کارڈ لوڈ کرتے وقت ٹیکس ختم کیا جائے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Arbab Akbar Hayat, MPA, to please move his call attention notice No. 467.

ارباب اکبر حیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ شہید بے نظیر ویمن یونیورسٹی پشاور کے سال 2014 بی اے کے امتحان کے نتائج میں انتہائی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے بچیوں کی تعلیم اور وقت کو ضائع کیا جارہا ہے جس کی مثال ایک بچی رول نمبر 2781 بی اے پارٹ I کے امتحان میں شامل ہوئی تھی جس کو انٹرنیٹ کے ریزلٹ میں پاس کیا گیا جبکہ یونیورسٹی گزٹ میں فیل، Reappear لکھا گیا ہے۔ جس وقت ڈی ایم سی حاصل کی دو عدد تو ڈی ایم سی جاری ہوئی جسمیں ایک میں اٹھارہ نمبر دے کر فیل کر دیا گیا جبکہ دوسری ڈی ایم سی میں اس کو Absent لکھا گیا ہے۔ اس طرح کے اور بھی کیسز ہیں جنہیں فیل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر صاحب، یو درې میاشتې مخکښې دا توجه دلاؤ نوټس ما دغه کړے وو خو ډیر لیټ شو بهرحال دیکښې جې ما پخپله دغه کړے وو او دیکښې دغه ځائې کنټرولر ه وه، روبی بلال نوم ئے وو، زما په خیال ډیر وخت ئے هم وشو، هغې ته ما فونونه هم کړی وو خو هغوی څه توجه ورنکړله او زمونږ یو ماشومه وه، هغې Exam ورکړے وو جی، د هغې ټولې پیپرې پاس شوې وې او اردو یو داسې پیپر دے چې هغې وئیل چې ما ته هغې کښې څه مسئله نه وه نو په هغې کښې زه کمپارټ ئے راوستم۔ چې زه هلته وراغلم ډی ایم سی د پاره نو راته وئیل چې ته خو دیکښې Absent وې، تا خو پیپر نه دے ورکړے نو ما اووئیل چې ما خو پیپر ورکړے دے، وئیل چې ته سبا راشه۔ چې سبا لاړله بیا نو ورته اووئیل چې یره ته پکښې فیل شوې ئې، هغې بیا د Rechecking د پاره چې کوم

دے Application ورکړو، هغه ورته اووئیل چې ستا پیپر مونږ سره نشته۔ جناب سپیکرصاحب، د هغې نتیجه دا چې هغه جینئ دومره Disheart شوه، هغه ماشومه چې هغې اووئیل چې زه (Supple(mentary کښې د سره Appear کیږمه نه، ځکه چې ما ته زما پیپر راکړئ چې زه اوګورم چې زه په انګلش کښې او نور ځومره ګران Tough چې کوم دے سبجیکټس دی، هغې کښې زه پاس شوې یم نو اردو کښې به زه څنګه فیل کیږم۔ جناب سپیکرصاحب، زه وایم چې دا روبی بلال، دا ښځه حالانکه دې سره پخپله ما دوه درې ځلې رابطه وکړه خو ما سره ئے څه دغه اونکړو، د دې خلاف کم ازکم داسې دغه وشی چې دې نه مخکښې هم تاسو کتلی وو جی د یوکال په اخر کښې-----

<u>جناب سپیکر</u>: دیکښې انکوائری ،دیکښې کم ازکم انکوائری پکار ده۔

<u>ارباب اکبر حیات</u>: کم ازکم انکوائری پکارده جی چې د هغې او هغه جینئ (Supple(mentary د پاره دغه نه دے ورکړے جی نو یا چې انکوائری راشی یا د هغې پیپر د هغې ته ورکړے شی Rechecking د پاره چې آیا واقعی دا فیل شوې ده او که نه؟ هغوی سره پیپر نشته دے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: انکوائری، مشتاق غنی صاحب!آپ سمجھ گئےاس کے ایشو کو، مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: جناب سپیکر! یہ جو کال اٹینشن ہے، ماریہ سجاد اس میں جیسے آنریبل ممبر صاحب نے کہا، انٹرنیٹ کا ریزلٹ میرے پاس ہے، اس میں اس کو اردو فیل کا Consider کیا نہیں، Reappear in Urdu اسمیں ڈکلیئر کیا گیا ہے اور جو دو ڈی ایم سیز کی یہ بات کر رہے ہیں، اس کو In fact absent کی ڈی ایم سی ایشو ہوئی تھی اور پھر جب اس سٹوڈنٹ نے In writing ان کو لکھا تو اس میں آپ دیکھیں، اس کے نیچے ایک جملہ لکھا ہوتا ہے Errors or omissions are accepted ہر اس طرح کے سرٹیفیکیٹ میں، لیکن بہت زیادہ چونکہ کیسز ہوتے ہیں اور Error ہونے کی گنجائش رہتی ہے اس میں اور جس میں وہ ہر ڈی ایم سی کے نیچے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی Error ہے، آپ نشاندہی کریں، اس کو ٹھیک کر دیا جائے گا، تو وہ ٹھیک کرنے کیلئے انہوں نے چونکہ Absent کی ڈی ایم سی اس کو جاری کر دی تھی اور اس کی نشاندہی کی، پھر انہوں نے کہا کہ ہمیں پہلی آپ واپس کریں اور وہ اٹھارہ نمبر سے فیل ہے، تو پھر فیل کی انہوں نے جاری کی، لیکن اس نے پہلی والی

ان کو واپس نہیں کی، اس طرح اس کے پاس دو ہو گئیں، تو اس میں میرے خیال میں میں ارباب صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ بورڈز میں یا یونیورسٹیز میں چونکہ بہت زیادہ سٹوڈنٹس ہوتے ہیں اور اس طرح کے Clerical mistake some time آجاتی ہے اور اس میں یہ Sentence لکھا ہوتا ہے کہ Errors omissions are accepted اور اس کے مطابق اس کو Correct بھی کر دیا جاتا ہے تو یہ ان کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے، In fact that student جو ہے، اس کے اٹھارہ نمبر ہیں اردو میں اور وہ فیل ہے اور یہی اس کا انٹرنیٹ پر بھی ریزلٹ ہے اور اس کو Absent کے بعد دوسری ڈی ایم سی بھی جاری کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی اکبر۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، یو خبره خو د منسٹر صاحب صحیح ده چې Clerical mistake کیږی خو یو خبره ده چې هغه جینئ ئے دومره پریشرا ئز کړې وه، هغې ته ئے وئیل که ته مونږ تنگوې نو کیدې شی چې را روان بل پارټ سیکنډ کبنې ستا امتحان وی نو تا ته به په هغې که د دې، دویمه خبره دا ده جی څه ټهیک شوه دا خو Clerical mistake وو چې هغې د Rechecking د پاره Application ورکړو، دا د هر سټوډنټ حق دے، پکار دے چې هغې ته ئے پیپر ورکړے وے، هغه ئے کتلې وے چې یره دا دیکبنې څه دغه شته که نشته، د دې چیکنگ د پاره هغوی پیپر ولې هغې ته ورنکړلو جی؟

جناب سپیکر: No یہ اس طرح، چونکہ میں بھی اس فیلڈ سے ہوں، کوئی کسی قسم کا کسی کو پیپر ڈائریکٹ نہیں دیا جاتا، اس کے اپنے کچھ رولز ہیں، اس کا وہ ہوتا ہے بہر حال منسٹر صاحب آپ کو اس کا جواب دے دینگے۔

ارباب اکبر حیات: زه وایم چې هغې ته دې پیپر ورکړے شی چې هغه پیپر وگوری----

جناب سپیکر: جی جی، اچھا یہ اردو میں بولیں تاکہ منسٹر صاحب کی سمجھ میں آئے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مجھے سمجھ نہیں آئی جی۔

جناب سپیکر: وہ کہتا ہے، وہ کہتا ہے کہ یہ جو انہوں نے Rechecking کیلئے Apply کی تو ان کو کیوں نہ پیپر دیا جائے تاکہ وہ خود چیک کر لیں کہ کس طرح میں نے تو----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، اسمیں----

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! اس کے سامنے یا اس کا جو طریقہ کار ہوتا ہے، اس کے مطابق کیوں چیک نہیں کیا گیا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ کی وساطت سے جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ پیپرز کا Rechecking کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا، کوئی قانون نہیں ہے اس میں سوائے عدالت کے اور Retotaling کا قانون ضرور ہے، وہ بھی اس پیریڈ کے اندر اگر سٹوڈنٹ Apply کرے اس کے بعد پھر اس کو Retotal کرتے ہیں اور اس میں اگر مارکس نکلے تو وہ اس کو دے دیئے جاتے ہیں۔ یہ رولز اور ریگولیشنز ہوتے ہیں بورڈز کے اور یونیورسٹیز کے جن کو انہوں نے Follow کرنا پڑتا ہے اور جہاں Mistake آ جائے تو اس Mistake کو پھر دور کر دیا جاتا ہے، یہ نہیں کہ وہ Stress کرتے ہیں کہ جی اب اس کو دور نہیں کریں گے، اسی کیس میں بھی جیسے پہلے Absent کی ان کو ڈی ایم سی ایشو ہو گئی اور جب انہوں نے نشاندہی کی تو پھر انہوں نے چیک کر کے اس کو فیل کی ڈی ایم سی جو اوریجنل نیٹ پر بھی ہے، وہ اسکو جاری کر دی گئی ہے۔ سر! ایشو تو ختم ہو گیا اس میں اور اس لئے میرے خیال میں اب اسمیں-----

جناب سپیکر: اچھا، یہ اس طرح ہے اکبر صاحب! آپ ہمیں ملیں، چونکہ ہم سمجھتے ہیں اس ایشو کو، Retotaling ہو سکتی ہے، Rechecking نہیں ہو سکتی یہ-----

ارباب اکبر حیات: سر! Retotaling کیلئے اجازت دے دیں، Retotaling کیلئے اجازت دیں کیونکہ اس نے Supple(mentary) میں-----

جناب سپیکر: یہ چیک کر لے گا، مشتاق صاحب چیک کر لیں، Retotaling دیکھ لیں کہ اگر Retotaling-----

ارباب اکبر حیات: Retotaling کیلئے اجازت دے دیں کیونکہ Supple(mentary) میں انہوں نے وہ کیا نہیں ہے تو اس کا تو سال ضائع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگر ٹائم ہوا اور وہ پروسیجر کے مطابق ہوتا ہے تو Retotaling کرا دیں ٹائم پیریڈ کے اندر، جو ٹائم پیریڈ ہوتا ہے۔

ارباب اکبر حیات: یہ تو اس Mistake کیلئے تو کم از کم-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کا ایک ٹائم پیریڈ ہوتا ہے After the result، تو سر، اس میں یہ ہے کہ یہ ریزلٹ کے بعد کوئی پندرہ بیس دن یا مہینے کا ٹائم ہوتا ہے، اگر اس مہینے کے ٹائم کے اندر ان کو ڈی ایم سی مل

گئی تو پھر تو یہ Retotaling نہیں ہو سکتی اور اگر اس کے بعد میں ملی ہے تو پھر ہم اس کے لئے کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مل لیں، آپ مل لیں مشتاق صاحب سے، آپ مل لیں، Privately مل لیں آپ۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! اس کال اٹینشن کے تین مہینے ہو گئے سر! تو یہ اس وقت چاہیئے تھا، یہ میں نے بتایا تھا، میں نے آپ کو کہا بھی تھا لیکن آپ نے کہا تھا کہ جلدی آ جائے گا، اگر تین مہینوں میں کال اٹینشن واپس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب، ارباب صاحب، دیکھیں، ارباب صاحب، میں آپ کو تجویز دیتا ہوں، اس کا اپنا قانون ہے، اپنا پروسیجر ہے، آپ مشتاق صاحب کو مل لیں تو اچھا ہے کہ جو اس میں Help ہو سکتی ہے، وہ آپ کے ساتھ کر لے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں اس کے ساتھ بات کر لوں گا سر، میں اس سے بات کر لوں گا۔

ارباب اکبر حیات: چلو ٹھیک ہے، ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نجمہ شاہین، میڈم نجمہ شاہین ایم پی اے۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ 2 ستمبر 2004 کو اس وقت کے گورنر خیبر پختونخوا جنرل ریٹائرڈ افتخار حسین شاہ صاحب نے جنوبی اضلاع کے عوام کی بھلائی اور خیر خواہی کیلئے کوہاٹ میں اتفاق ڈائیلائسز یونٹ قائم کیا تھا جو ماہانہ تقریباً 300 کے قریب گردوں کے نادار اور بے یار و مددگار مریضوں کو ڈائیلائسز کی مفت سہولت فراہم کر رہا ہے۔ اس کے قیام سے اب تک 17 ہزار مریضوں کو مفت ڈائیلائسز کی سہولت فراہم کی گئی ہے جو کہ کسی بھی سرکاری ہسپتال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اس کے قیام سے پہلے مریض پشاور اور راولپنڈی جا کر ڈائیلائسز کراتے تھے جس پر تقریباً 10 ہزار روپے خرچہ آتا ہے، آتا تھا جبکہ یہ سنٹر مفت سہولت فراہم کر رہا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ کوہاٹ انتظامیہ نے بذریعہ چٹھی نمبر 1599/AC/KT مورخہ 20-10-2014 کے ذریعے سنٹر کو بلڈنگ کی فوری طور پر خالی کرانے کا حکم دیا ہے لیکن اس وقت بلڈنگ کو خالی کرانا اس ادارے سے مستفید ہونے والے روزانہ پچاس سے زیادہ نادار مریضوں کو زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے، لہٰذا مذکورہ سنٹر کو کم از کم ایک سال کا وقت دیا جائے تاکہ یہ مناسب جگہ پر اپنی مشینری شفٹ کر سکے اور مریضوں کو بھی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔ ایم پی اے صاحبہ سے میں اس بات سے Agree کرتا ہوں کہ ایک این جی او ہے جو کہ لیاقت میموریل ہسپتال کوہاٹ میں ڈائیلائسز کی سروسز دے رہا ہے لیکن ان کو جو Answer ہم نے دیا ہے، وہ بالکل قانون اور اس کے مطابق ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں لیکن ان کی بات میں نے سنی بھی ہے، ان سے میں Agree بھی کرتا ہوں کہ ایک این جی او ہے جو حکومت کے ہاسپٹلز میں لوگوں کو سروسز دے رہا ہے، تو Hospital management کو چاہیے کہ ان کو Accommodate کرے جبکہ رولز جو انہوں نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے، انہوں نے جو لیٹر ان کو جاری کیا ہے کہ کرایہ نہیں دیا ہے، بجلی یوٹیلٹی بلز جمع نہیں کرائے ہیں، یہ ایک ٹیکنیکل سی بات ہے۔ بہر حال میں نے آج سیکرٹری سے بھی بات کی ہے، یہ جو این جی او ہے، میں ایم پی اے صاحبہ سے یہ ریکویسٹ کرونگا جی کہ اگر یہ ایک دو دن، کل تو نہیں Thursday کو اگر یہ میرے آفس آسکتی ہیں-----

جناب سپیکر: نه هغه بله ورځ چې ما وکړلو دا Friday، بنه فائده به ئے نه وی، Friday باندې به ئے وکړو----

سینیئر وزیر (صحت): تو میں جی سیکرٹری صاحب سے ان کی میٹنگ کروالوں گا اور اس کیلئے Policy decisions کی ضرورت ہے جو ہم لینے کیلئے تیار ہیں۔ میں نے Already پہلے بھی آپ کو Assurance دی تھی اور اس کے بلز اور اس کا مسئلہ ہے، انونی اس میں کوئی ایچ نہیں ہے، مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں Appreciate کرتا ہوں جو ایسے کام کر رہے ہیں، I agree with it۔

جناب سپیکر: مجھے اس کا پتہ ہے، اس طرح ہے کہ یہ جو ایشو تھا، مجھے یاد آگیا، بہر حال ہم اس کو دیکھ لیں گے اور چونکہ پی اے سی میں یہ ایشو آچکا تھا تو اس کے کوئی کرائے مرائے اور رینٹ کا مسئلہ تھا تو ہم اس کو بھی دیکھ لیں گے۔ جعفر شاہ صاحب! یہ ہمارے پاس پی اے سی میں یہ ایشو آیا تھا کوئی کرائے مرائے کا چکر تھا اس کا، یہ جو بتا رہی ہیں، تو منسٹر صاحب نے آپ کو ایشورنس دی ہے، جو بھی ہو گا ان شاء اللہ وہ کر لیں گے۔ ٹھیک ہے جی؟

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: Next ما بنام دغه کوی چې دا دغه ورسوؤ۔

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Commission Bill, 2015.

Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Health)}: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Commission Bill, 2015 in this House, please.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Health, please.

Senior Minister (Health): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms Bill, 2015, in this House, please.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سپیکر و ڈپٹی سپیکر کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law on behalf of Chief Minister, please, Item No. 10 & 11.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister Law): Thank you, Janab Speakr. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Speaker & Deputy Speaker Salaries, Allowance and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Speaker, Deputy Speaker Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 & 2 of the Bill,

therefore, the question before the House is that Clause 1 & 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سپیکر وڈپٹی سپیکر کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Speaker and Deputy Speaker Salaries, Allowances & Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Speaker and Deputy Speakers` Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا سنسٹیو اینڈ ولنریبل اسٹیبلشمنٹ اینڈ پلیسز سیکورٹی مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister.

Minister for Law: Mr. Speaker, on behalf of the Chairman, Select Committee, I beg to present the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa, Sensitive and Vulnerable Establishment and Places Security Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا سنسٹیو اینڈ ولنریبل اسٹیبلشمنٹ اینڈ پلیسز سیکورٹی مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, on behalf of the Chairman, Select Committee, I beg to move that the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Sensitive and Vulnerable

Establishment and Places Security Bill, 2014, as amended by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtuntunkhwa, Sensitive and Vulnerable Establishment and Places Security Bill, 2014, as reported by the Select Committee on 23-12-2014, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 16 stand part of the Bill.

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! دیکښې زما یو امنډمنټ وو۔

جناب سپیکر: هغه سیلکټ کمیټۍ کښې خو،

‘Passage Stage’: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: سر! دیکښې زما یو امنډمنټ وو، هغه خو تاسو پکښې شامل نکړو۔

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, on behalf of the Chairman, Select Committee, I beg to move that the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Sensitive and Vulnerable Establishment and Places Security Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The honourable Minister-----

(Pandemonium)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! دیکښې د مفتی صاحب یو امنډمنټ وو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! دوئ ته په سیلیکټ کمیټی کښې دا وئیلې شوی وو چې دا امنډمنټ به پکښې مونږ شاملوؤ۔ تاسو د ده دې خبرې ته توجه ورکړئ، د ده دا امنډمنټ ډیر اهم دے، د ده دا امنډمنټ پکښې راولئ۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی عنایت خان ،عنایت خان۔ یو منټ، یومنټ عنایت خان پرې لږ، هں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: د ده پکښې امنډمنټ دے۔

جناب سپیکر: امنډمنټ به دے بیا راوړی کنه جی۔ جی سینیئر منسټر۔ایک منٹ، یو منټ تاسو ئے ما ته پریږدئ، زه خبره کوم، زه پوهه شوم ستا په خبره چې ما سره کمټمنټ شوے وو، نه دې آنر شوے۔ زه منسټر نه پرې لږ Reply اخلم، هغې نه پس تاسو سره خبره کوم۔ جی منسټر صاحب! سینیئر منسټر صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ده Informally ما سره دا خبره ډسکس کړله او Sensitive position places کښې دے وائی چې جماتونه او مدرسې چې کومې دی، خصوصاً د جماتونو خبره کوی چې جماتونه، چونکه د جمات اونر چې دے دا خو د محلې خلق دی، جمات خو لکه دغه نشته دے څه خاص اونر نشته دے، مالک ئے لکه د سکول په شان یا د دغه په شان نه دے چې هغه ته به ته د هغې، یا خو به دا د محلې په خلقو باندې دا Responsibility اړوې، نو د ده دا خبره په دې د جمات د لیوله پورې لکه دغه ښکاری، معقول ښکاری۔

جناب سپیکر: یو کمټمنټ وکړئ، یو کمټنټ اوکړئ ته او امتیاز شاهد صاحب دواړه چې امنډمنټ فضل غفور صاحب راوړی، تاسو ټول به ورسره اومنئ او هغه امنډمنټ به ورسره دغه کوئ چې کوم دغه، دوئ دغه دے۔

سینیئر وزیر بلدیات: زما خیال دا سې دے چې دوئ سره Agree کول غواړی، جمات د دې نه، Specify کول پکار دی جمات ترې ویستل پکار دی۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔ امتیاز شاهد صاحب۔ یو منټ، ته کمټمنټ دا وکړه، مفتی غفور صاحب چې کوم دغه راوړی امنډمنټ، تاسو به هغه Agree کوئ که نه؟

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ټهیک شوه جی، بس دا چې تاسو دوئ څه رنګې خبره کوی، دوئ د جمات خبره کوی-----

جناب سپیکر: مفتی غفور صاحب! ته به امنډمنټ راوړې؟

مولانا مفتی فضل غفور: زما خو دیکښې امنډمنټ شته کنه۔

جناب سپیکر: نه دا خو اوس Passage stage دے کنه، Passage stage دے، اوس خو بس هغه وشو، کمټمنټ دغه وکړو۔ ته چې په بله ورځ باندې کله راغلې، زه ئے دلته Introduce کوم او هغه به پکښې، امنډمنټ به پکښې مونږ Introduce کړو۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر صاحب! ماله لږه موقع راکړئ چې زه درته وضاحت وکړم۔

جناب سپیکر: جی جی، وایئ محمد علی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: زما خبره به بیا اورئ۔

جناب سپیکر: ښه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر صاحب! دې کمیټئ کښې جماعت اسلامی نه زه ووم، جمعیت علمائے اسلام نه دوئ وو، په هغې کښې مفتی زمونږ مولانا اپوزیشن لیډر صاحب، لطف الرحمان صاحب وو، شاه فرمان صاحب وو، زمونږ سره امتیاز شاهد صاحب وو، جعفر شاه صاحب یو میټنګ Attend کړے وو۔ د دوئ دا امنډمنټ وو چې تاسو دا Religious basis چې دے په دیکښې جمات او مدرسه چې دی نو دا تاسو د دې نه وباسئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، بس دا زه کوم۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: زمونږ Last چې کله میټنګ وو، په هغې کښې مفتی صاحب په دې خبره مطمئن شوے وو، چیف منسټر صاحب دوئ سره خبره وکړه، دوئ وئیل زه Agree یم چرچ او مندر هغه په دیکښې شامل وو، مدرسه، جمات خو د هغې نه ویستې دے ،مفتی صاحب ته د هغې وضاحت هم شوے دے، دے Agree شوے هم دے هغې سره، دا خو پینځه ورځې مخکښې چې کوم میټنګ وو، دے Agree شوے دے۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! جی زما ،زما عرض واورئ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه بس دیکبنې ساده خبره ده، بس پوهه شوم، خبره خلاصه شوه جی، بس دیکبنې چې دے کنه، دا به As read، زما واوره کنه، دا زه ورته وایم کنه، دا ورته زه Read out کوم، بس دیکبنې صرف زه دغه کوم چې Institution, religious places except Mosque ټهیک شو کنه جی او هغه Agreed، ټهیک شو کنه؟ نو دا به دې طریقه باندې تاسو Except Mosque، ټهیک شو جی؟ اوکے هاؤس ته، ټهیک دے کنه؟ ټول Agree یئ دې سره؟

Members: Agreed, agreed.

(Applause)

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا سنسٹیو اینڈ ولنریبل اسٹیبلشمنٹ اینڈ پلیسز سیکورٹی مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sensitive and Vulnerable Establishment and Places Security Bill, 2014, as reported by the Select Committee on 23-12-2014, may be passed, as amended? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. The sitting is adjourned till 02:00 pm of Friday afternoon, dated 09-01-2015.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 09 جنوری 2015ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)

ضمیمہ (الف)

2181 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں پٹوار سرکل موجود ہیں

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ میں پٹوار سرکل اور ان سرکل میں موجود دفتروں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز حکومت نئے سرکل بنانے اور پٹواری بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): (الف) کوہاٹ میں 54 پٹوار سرکل ہیں۔

(ب) از رپورٹ آمدہ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ پندرہ پٹوار خانے سرکاری عمارتوں میں ہیں جبکہ بقایا کرایہ پر لئے گئے ہیں۔ تفصیل پٹوار خانہ جات لف ہے۔ نیز ہر ڈپٹی کمشنر کو کرایہ پر پٹوار خانہ حاصل کرنے کیلئے 10000 اور 6000 بطور کرایہ فی پٹوار خانہ اربن و دیہات بالترتیب مہیا کئے گئے ہیں، حکومت کو فی الحال کلکٹر کوہاٹ کی طرف سے نئے پٹوار سرکل بنانے اور مزید پٹواری بھرتی کرنے کی کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی۔